فاجاب یسوع وقال لهم انظروا لا یضلکم احد فان کثیرین سیاتون باسمی قائلین انا هو المسیح

یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کردے کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آکر کہینگے کہ میں مسیح ہوں۔

انجیل متی ۲۴ / ۴

کیفیت مباحثہ سیالکوٹ

Kayfiyat-i mubahisah-i Siyalkot

مرتبہ و مصنفہ

موسیٰ خان۔خاں

Khan

مشہور و معروف قادیانی مبلغ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کے مسیحیوں سے مباحثہ کرنے کیلئے سیالکوٹ جانے نبوت مرزائے قادیانی پر بحث سے کترا نے اور مسیح ناصری کے سامنے مسیح قادیانی کو لانے سے شرمانے۔ اور مسیحی مناظرین پادری سلطان محمد خان اور پادری عبدالحق صاحبان کے سامنے نہ آنے اور فریقین کے درمیان پر لطف اور قابل دید خط و کتابت کی مفصل کیفیت

جسے

ایم۔کے۔خان، مہاں سنگھ باغ۔ لاہور نے شائع کیا

[illegible] اول ۲۰۰۰ — ۱۹۲۵ء — ارڈاک میں ڈیڑھ آنہ

پادری سلطان محمد خان صاحب کی دیگر تصانیف

ہبوط نسل انسانی } اس میں آپ کی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے مسلم مشنری ووکنگ کے ساتھ وہ تقریری بحث درج ہے جو احمدیہ بلڈنگز لاہور میں ہوئی تھی۔ اور جس کی تردید کی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے اخبار پیغام صلح لاہور میں کوشش کی تھی۔ اور پادری صاحب نے اس کا وہ زبردست اور لاجواب جواب لکھا تھا کہ اس کے بعد آج تک کسی احمدی کو اس پر قلم اٹھانے کی ہمت نہیں پڑی۔ اسلام اور مسیحیت کے درمیان وروثی گناہ کا مسئلہ حدِ فاصل ہے اور پادری صاحب نے مسیحی اور مسلم مستند کتب کی شہادات سے اسے اس خوبی و خوش اسلوبی سے ثابت کیا ہے کہ کوئی سلیم الطبع مسلمان اسے ایک بار مطالعہ کرنے کے بعد مسیحی دین کی صداقت کا دل سے قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس مسئلہ کو تسلیم کر لینے کے بعد مسیحی دین کے باقی عقائد و مسلمات کو مان لینے میں کچھ مشکل نہیں ہو جاتی ضرورت ہے کہ ہر ایک مسلمان کے ہاتھ میں اسکی ایک کاپی پہنچا دی جائے قیمت ۴ر معہ محصولڈاک ۵ر

انسان کامل } اس میں آپ نے انجیل کے اس دعوے کو کہ مسیح انسانِ کامل اور برزخِ کبریٰ ہے۔ اہل اسلام کی مستند کتابوں سے ثابت کیا ہے۔ اور دکھایا کہ سوائے مسیح کے کوئی دوسرا انسان۔ انسان کامل یا مظہر خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ فاضلانہ تصنیف ہے۔ قیمت ۹ پائی معہ محصولڈاک ۱ر ۳ پائی

ازالہ مادہ } آپ نے اس میں آریہ سماج کے بنیادی اور ممتاز و مایۂ ناز عقیدہ قِدامتِ مادہ کی براہین فلسفہ و سائنس اور دلائل منطق اور اقوال پنڈت دیانند و پنڈت لیکھرام صاحبان کی بنا پر دندان شکن و قابل دید تردید کی ہے۔ اسقدر مقبول تصنیف ہے۔ کہ دوسری بار طبع ہو کر بھی اب قریب الاختتام ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار میں ایک مسلمان کی طرف سے اس کا خلاصہ بھی درج ہوا ہے۔ قیمت ۱ر ۶ پائی۔ معہ محصولڈاک ۲ر

دُرِّ حکمت } از سادھو سندر سنگھ قیمت ۴ر

ملکۂ آستر } آستر کی کتاب کا پنجابی منظوم ترجمہ ۳ر گو بہت اچھی ہے

آبِ حیات } مسیح کی زندگی پنجابی شعروں میں طبع دوم قیمت ۲ر

کیفیت وید } آریوں کے اقوال سے ثابت کیا ہے کہ وید کچھ نہیں قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ } **ایم۔ کے۔ خان مہاں سنگھ باغ۔ لاہور۔**

دیباچہ

موجودہ زمانہ حکمت عملیوں اور عیاریوں کا زمانہ ہے۔ اور سیاست کی طرح مذہب میں بھی حکمت عملی کا دور دورہ ہے۔ بالخصوص احمدی اور آریہ صاحبان کی تو یہ عادت ہوگئی ہے کہ خواہ کیسی ہی بُری طرح سے مخالف سے میدان مباحثہ میں شکست کھا کر جائیں۔ گھر پہنچ کر اشتہار بازی شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے مخالف پر کامل فتح پائی۔ اور اسے شکست فاش دی۔ وہ تو مناظرہ سے فرار کر گیا۔ اس سے ان کی غرض محض یہ ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں کا دنیا میں نام بنا رہے۔ اور مرید واہ وا کرتے رہیں۔ اس سلسلہ میں آئے دن اس قسم کی مکروہ دروغ بیانی سے کام لیا جاتا ہے کہ ہم یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ان دونوں جماعتوں کے اکثر مناظرین و اخبار نویس حضرات نے یہ فرض کر لیا ہے کہ سب سے بڑا وہ ہے جو اپنی شکست نہ مانے اور جسقدر رجھی بن پڑے۔ مخالف کے خلاف خواہ مخواہ کی غلط بیانی سے کام لیکر پبلک کو غلط فہمی میں مبتلا کر دے۔

ہماری مجبوری | یوں تو ہمیں کئی ایک مناظرے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ مگر سیالکوٹ کے مناظرہ مابین مسیحیاں و احمدیاں پر منتظمانِ مباحثہ نے ہمیں بالخصوص مدعو کیا تھا کہ تمام تقاریر و واقعات کو قلمبند کر کے اخبارات میں شائع کرایا جائے۔ مسیحی مناظرین سے مشورہ کر کے اس دفعہ یہ کوشش کی گئی کہ احمدی صاحبان سے کوئی زبانی گفتگو نہ ہو چنانچہ ان کے اور ہمارے درمیان جو خط و کتابت موقعہ پر ہوئی وہ محفوظ ہے اور اس سے ہی یہ کیفیت تیار کیجاتی ہے تاکہ دنیا خود فیصلہ کرے کہ احمدیوں کے آئے دن مناظرہ میں فتح پانے کی حقیقت کیا ہوتی ہے۔ ہم یہ باور کرتے ہیں کہ صداقت اور راستی کی روح ۔ بالعموم احمدی جماعت میں قریب المرگ ہو چکی ہے اور ان کا کام ہمیشہ اپنی فتح کے ہی راگ الاپتے جانا ہے اسلئے ہم اس کیفیت مباحثہ سیالکوٹ کو بالخصوص غیر احمدی پبلک کی خاطر شائع کرتے ہیں۔ شاید احمدیت کیلئے ہمارا یہ رسالہ ناگوار اور مریدوں کی کمی کا باعث ہوگا مگر کیا کریں۔ ان کے روزمرہ کے مغالطہ آمیز بیانات نے ہمیں انکشافِ حقیقت کیلئے مجبور کر دیا ہے۔ ؎

تمکو خو ہوگئی برائی کی　　　　درگذر کیجئے بھلا کب تک

قتلِ خنزیر | اخبار اہلحدیث امرتسر میں حسب ذیل مضمون بعنوان "کیا احمدی خنازیر ابھی زندہ ہیں" شائع ہوا ہے۔

"حدیث میں آیا ہے کہ [illegible] جب آئینگے تو خنزیروں کو قتل کرا دینگے۔ اور جزیہ موقوف کر دینگے

یقتل الخنازیر و یضع الجزیۃ۔ مرزا صاحب قادیانی نے جب مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا تو علمائے اسلام کی طرف سے ان پر اعتراض ہوا کہ آپنے خنزیر قتل نہیں کئے۔ نہ تم سے کرائے تو مرزا صاحب نے جواب دیا کہ۔

"دشمنان اسلام پادریان وغیرہم مسیح موعود کے دلائل سے مٹ جائینگے۔ چنانچہ میرے اور میرے اتباع کے سامنے مخالفان اسلام پادریان وغیرہ نہیں آتے"۔

امر واقعہ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ پادری لوگوں سے جب کبھی پوچھا کہ آپ لوگ کیوں ان سے مقابلہ نہیں کرتے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے مقابلہ میں عبد اللہ آتھم کے مباحثہ میں مرزا اور مرزائی شکست فاش کھا چکے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو منہ لگانا نہیں چاہتے۔

غیرت خداوندی احمدیوں کے خلاف لیکن عیسائیوں کی خاموشی سے مرزائی جماعت نے جب ناجائز فائدہ اٹھایا۔ تو غیرت خداوندی جوش میں آئی جس کا ذکر عیسائیوں کے اخبار نور افشاں میں ہوتا رہتا ہے کہ پادری عبد الحق جگہ جگہ تقریریں کرتے پھرتے ہیں۔ جن میں مرزائی جماعت کو خاصکر للکارتے ہیں۔ . . . . مرزا صاحب نے تو ہم کو یہ بتایا تھا کہ دشمنان اسلام پادریاں وغیرہ میری شمشیر تحریر سے سب مٹ جائینگے۔ یہ آواز کیسی ہے جو ہم آج سن رہے ہیں۔ تو کیا مرزائی خنازیر ابھی زندہ ہیں؟" (اہلحدیث ۲۵/۴/۶)

اہلحدیث نے کیا ہی حق کی بات کہی ہے کہ اگر پادری خنزیر ہیں، تو وہ تو مرزا صاحب کے تابعین کو کیوں سارے پنجاب میں بھگائے پھرتے ہیں جب خنازیر زندہ ہیں تو مرزا صاحب مسیح موعود کہاں کیونکر مانے۔

احمدیوں کی تعلی اہلحدیث کا فاضل اور پرانا تجربہ کار ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ کہتا ہے کہ عیسائیوں کی خاموشی سے مرزائی جماعت نے یہ سمجھ لیا کہ پادری ہمارے سامنے اب کوئی نہیں آتا۔ اور دنیا میں ڈھول بجانے لگ گئے کہ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونیکی شرط پوری ہوگئی کہ خنزیر قتل ہوگئے۔ مگر غیرت خداوندی نے جوش میں آکر پادری عبد الحق صاحب کو مامور کر دیا کہ مرزائیوں کے جھوٹ کا پول کھول دے۔ چنانچہ آپنے ہر جگہ احمدیوں کو وہ بھگایا کہ غیر بھی قائل ہوگئے۔

اس پر قادیان کے اخبار الفضل کو خطرہ ہوا کہ خفت ہوگی پس اس نے اہلحدیث کے جواب میں لکھا کہ

"خدا کے فضل سے مسیح موعود کے خدام کے مقابل کوئی پادری کوئی لٹ آنے کی ہمت نہیں کرتا۔ ابھی پچھلے دنوں سیالکوٹ میں چیلنج دے کر ڈاکٹر صادق کو گھر بلا کر فرار اختیار کیا تھا۔ پادری عبد الحق ہمارے فاضل مولوی جلال الدین صاحب سے بُری طرح ہزیمت کھا چکا ہے۔ . . . . ہمارا مسیح خنازیر

اور پھر الخنزیر کو عرصہ ہوا قتل کر چکا" (الفضل ۲۵/۲ ۱۲)

غضب ہے کہ باوجود تحریروں کے بھی احمدیہ جماعت کو اتنی بڑی دروغ بیانی کی جرأت باقی ہے۔ کہ عیسائیوں نے ڈاکٹر صادق صاحب کے سامنے سیالکوٹ میں مباحثہ سے فرار اختیار کیا۔ مگر بیچارے ایڈیٹر الفضل کو یہ کہاں گمان تھا کہ ہمارے پاس ان کی اصل تحریریں موجود ہیں۔ جن کو لیکر دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلے جاؤ۔ جو سلیم الطبع شخص مطالعہ کرے گا وہ ضرور اس نتیجہ پر پہنچیگا۔ کہ ڈاکٹر محمد صادق صاحب نے سیالکوٹ میں مسیحیوں سے جو شکست کھائی وہ اس صدی میں اپنی آپ نظیر ہے۔ اندھیر ہے کہ دنیا کو راہ راست پر لانے کا دعویٰ اور راستبازی اور صدق بیانی کا یہ حال کہ جھوٹ بولنے میں ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوتی

ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

ہاں اگر ڈاکٹر صادق صاحب اپنی تحریریں ہمارے پاس نہ چھوڑ جاتے تب تو ان کی یہ فرضی فتح ان کے کسی کام بھی آسکتی۔ مگر اب جبکہ ان کی تحریریں خود ان کے خلاف پکار پکار کر ان کے جھوٹ کو ظاہر کر رہی ہیں۔ تو خدارا بتاؤ قادیان کی کس بات کو دنیا قبول کرے؟ ؎

بُت کافر ترے قرآن اٹھانے کا یقین کیا ہو ٭ کہ اے بد عہد سب جھوٹے ترے قول و قسم نکلے

مگر غیرت خداوندی کا اقتضا یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے دعویٰ قتل خنزیر کی بطالت پر دنیا بھر میں عام اعلان کیا جائے۔ اگر "مرزا صاحب اور ان کے اتباع کے سامنے پادریوں کے نہ آنے" کا یہی مطلب ہے کہ موجودہ مرزائی علماء پادری عبد الحق وغیرہ کے آگے آگے بھاگتے پھریں تو کون ہے جو مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ مان لے ؟ ..؟

؎ اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا — لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

سیالکوٹ کے مسیحی و احمدی صاحبان

سیالکوٹ وہ جگہ ہے جہاں مرزا صاحب پندرہ روپیہ ماہوار پر کچہری میں ملازم تھے اور جہاں کہ آپ نے کرشن اوتار ہونے کا دعوے کیا تھا۔ یہاں احمدیوں کی بڑی بھاری جماعت ہے ایک احمدیہ انجمن اور ایک ریڈنگ روم ان کی طرف سے جاری ہے۔ تمام احمدی اصحاب نہایت متمول اور آسودہ حال ہیں۔ اور کئی وجوہ سے یہ کہنا مناسب ہے کہ اتنی بڑی احمدی جماعت شاید کسی دوسرے شہر میں موجود نہیں ہے۔

شہرت رکھتا ہے۔ اور سیالکوٹ کنونشن کے برابر پنجاب کے کسی دوسرے شہر میں کوئی اور مسیحی میلہ نہیں ہوتا۔ امریکن مشن کے ماتحت تبلیغ کا کام پادری آر۔ ڈبلیو۔ کمنگس صاحب کے سپرد ہے۔ آپ اعلےٰ درجہ کے محنتی۔ ملنسار اور روحانی مگر پرجوش طبیعت رکھتے ہیں۔ حسن اتفاق سے اخویم خواجہ غلام احمد صاحب مقامی نومرید آپکو ایسے رفیق کار مل گئے ہیں کہ آپ کی اس خوش قسمتی پر بہت سے مشنری احباب کو رشک آتا ہوگا۔ خواجہ صاحب کے ترک اسلام وقبول مسیحیت سے یہاں کی احمدیہ انجمن ناراض تھی۔ اور مذہبی مسائل پر بہت تنگ کرتی رہتی تھی۔ مگر آپ کی قابلیت اور مذہبی واقفیت سیالکوٹ کے احمدیوں کا ناطقہ بند کرنے کو کافی تھی۔

اب احمدیوں نے خواجہ صاحب کو یہ کہہ کر تنگ کرنا شروع کیا کہ کوئی اعلیٰ پادری لاؤ اور ہم سے بحث کراؤ۔ چنانچہ مجبور ہو کر آپنے پادری کمنگس صاحب کی معرفت مارچ ۱۹۲۳ء کے آخری ہفتہ میں مباحثہ کا انتظام کیا۔ احمدیوں و غیر احمدیوں کو دعوت مناظرہ دی گئی۔ غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مسیحیوں کی جانب سے پادری عبد الحق صاحب کے درمیان مباحثہ ہوا۔ مگر احمدی مقابلہ پر نہ آئے۔ اس مباحثہ کے چندروز بعد جیسا کہ احمدیوں کی عادت مستمرہ ہے۔ دو احمدی مبلغ سیالکوٹ میں آئے اور

مسیحیت کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر

کیں اور چلتے بنے۔ اسکے بعد سکرٹری وامیر جماعت احمدیہ نے پادری کمنگس صاحب کو سخت مجبور کرکے کہا۔ کہ پہلے تو مسیحیوں نے غیر احمدیوں سے مباحثہ کیا۔ اب کی دفعہ احمدیوں سے ہو جائے۔ اس پر پادری صاحب نے ۷۔۸۔۹ اپریل ۱۹۲۳ء تواریخ مقرر کرکے مباحثہ کا انتظام کیا۔ اور مضامین میں "نبوت مرزا" کو شامل کیا۔ مگر احمدی صاحبان کو اپنی کمزوری معلوم تھی وہ

نبوت مرزا پر بحث کرنے سے متعلق خائف وہراساں ہوئے کہ مباحثہ سے فرار کر گئے۔ اور بیچارے مسیحیوں کو قادیانی نبی سے دوچار ہونے کی حسرت رہ گئی۔ ؎

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار　　یاالٰہی یہ ماجرا کیسا ہے

مسیحی جماعت کا احمدیہ انجمن کو چیلنج

مگر خواجہ صاحب کب ایسی حسرت کو صبر سے برداشت کرنے والے تھے۔ آپنے پادری کمنگس صاحب کی صدارت میں مسیحی جماعت کا باقاعدہ جلسہ کرکے مباحثہ کا فیصلہ کرایا۔ اور اس فیصلہ کے ماتحت پادری صاحب موصوف نے بحیثیت مشنری ومنتظم حسب ذیل دعوت مناظرہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو بھیجی۔

"جناب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ۔ شہر سیالکوٹ)

"جناب عالی۔ مسیحی جماعت سیالکوٹ نے مذہبی لیکچروں اور مناظروں کا اہتمام کیا ہے۔ اس امر کے اعلان کے لیئے ایک اشتہار بھی شائع ہونیوالا ہے۔ سو آپ کی وساطت سے آپکی جماعت کے مقتدر مناظرین کو بالعموم اور مفتی محمد صادق صاحب مبلّغ بلادِ مغربیہ کو بالخصوص چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ اس موقعہ پر مناظرہ کے لیئے تشریف لاویں۔

مفتی محمد صادق صاحب کو پہلا حق حاصل ہے۔ اولاً اسلیئے کہ وہ بلادِ یورپ و امریکہ میں پیغام توحید لیکر گئے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کی سعی مشکور بھی ہوئی۔ اور ثانیاً اسلیئے کہ دیگر بزرگانِ جماعت احمدیہ سے مناظرہ کیا جا چکا ہے۔ مگر انہیں اب تک موقع نہیں ملا۔ بدیں وجہ پہلا چیلنج ان کے نام ہے۔ انہیں بلایا جائے۔ اگر وہ انکار کریں یا کسی وجہ سے نہ آسکیں تو کوئی دوسرا مناظر آسکتا ہے۔

چیلنج کی منظوری پر شرائط اور مضامین کا تصفیہ ہو سکتا ہے"۔ (کمنگس سیالکوٹ ۱۶؍۹؍۲۶)

مفتی صاحب نے چیلنج کو منظور کر کے اخبارات میں اعلان کر دیا۔ چنانچہ آپ کی مندرجہ ذیل تحریر نور افشاں ۲۶؍۹؍۲۶ میں شائع ہو گئی۔

"**مباحثہ** | سیالکوٹ کے عیسائی مشنری پادری کمنگس صاحب نے مجھے مباحثہ کے واسطے چیلنج دیا ہے۔ اور میں نے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔ مباحثہ ابتدائی اکتوبر میں ہوگا۔ تاریخیں پھر شائع کی جائینگی۔ ڈاکٹر مفتی محمد صادق۔ قادیان"

اس کے علاوہ آپنے پادری کمنگس صاحب کے نام مندرجہ ذیل خط روانہ کیا۔

بخدمت پادری کمنگس صاحب۔ سیالکوٹ

"جناب پادری صاحب۔ تسلیم۔ آپ کا چیلنج مباحثہ کیواسطے میرے نام پہنچا۔ میں آپکے چیلنج کو بخوشی منظور کرتا ہوں۔ اور جو تاریخ آپ مقرر کریں اُس پر انشاءاللہ مناظرہ کے واسطے سیالکوٹ حاضر ہو جاؤنگا۔ بشرطیکہ آپ شرائط مباحثہ کا فیصلہ معقول اور تشفی آمیز ہمارے سیالکوٹ کے ذمہ وار دوستوں سے طے کر کے بروقت مجھے اطلاع پہنچاویں۔

مکرر اینکہ کیا یہ زیادہ مفید نہ ہوگا کہ مباحثہ بجائے سیالکوٹ کے لاہور مقرر کیا جاوے۔ کیونکہ لاہور ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور زیادہ علم دوست طبقہ مناظرہ سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ بایں ہمہ اگر آپ کو سیالکوٹ ہی پر اصرار ہو۔ تو مجھے اس میں بھی عذر نہیں"۔ محمد صادق ۲۱؍۹؍۲۶

پھر آپنے قادیاں سے حسب ذیل تار دیا۔

Qadian through Batala

Rev. R. W. Cummings

I accept your challenge specifying my name for debate received through Ahmadiya Anjuman

Mufti Mohammad Sadiq

(ترجمہ) جناب پادری آر۔ ڈبلیو۔ کمنگس صاحب۔

آپ کا چیلنج جس میں مباحثہ کے لئے میرے نام کی تخصیص کی گئی ہے۔ احمدیہ انجمن کی معرفت موصول ہوا۔ میں اسے منظور کرتا ہوں (مفتی محمد صادق قادیان) (۲۲ ۹/۱۲)

چونکہ آپکے نام دعوت مناظرہ میں خصوصیت تھی۔ آپ کو سیالکوٹ کے مسیحیوں سے مباحثہ کرنیکا اسقدر شوق بیقراری پیدا ہوئی۔ کہ مندرجہ ذیل انگریزی خط علاوہ ازیں روانہ کیا۔

I accept the challenge given to me by the Revd. R. W. Cummings on behalf of the Christians to hold debate on the religious questions of conflict between the Christians and the Mohammadans and shall be glad to be present in the Sialkot Christian Conference on the dates to be fixed for the purpose.

M. M. Sadiq

(ترجمہ) بخدمت جناب پرنسپل صاحب مشن سکول سیالکوٹ

سیالکوٹ کے مسیحیوں کی طرف سے پادری آر۔ ڈبلیو کمنگس صاحب نے اہل اسلام و مسیحی حضرات کے درمیان مسائل متنازعہ پر بحث کرنے کے لئے جو دعوت مجھے دی ہے۔ میں اسے منظور کرتا ہوں اور بتاریخہائے مقررہ سیالکوٹ مسیحی کنونشن میں بخوشی حاضر ہو جاؤنگا۔

(م۔م۔ صادق۔ قادیان) (۲۲ ۹/۱۲)

ناظرین حیران ہونگے کہ جب مسیحیوں نے مارچ ۱۹۲۲ء میں انجمن احمدیہ کو دعوت مناظرہ دی تھی اور مسیحیوں کی طرف سے پادری عبدالحق صاحب میدان مباحثہ میں پہنچے تھے۔ تو انجمن احمدیہ کی طرف سے کوئی بھی مناظر مقابلہ کو [illegible]

مفتی صاحب اپنے اسم گرامی کی تخصیص پاکر کیوں اسقدر خوش ہوئے ہیں کہ پنجاب کے اخباروں میں منظوری کا اعلان کردیا۔ اور مسیحی جماعت کے صدر جناب پادری کنگس صاحب کے نام متعدد خطوط اور تار روانہ کئے۔ مگر حیران ہونیکی ضرورت نہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہندوستان کے احمدی تو مسیحی مناظرین کے مقابلہ سے عاجز آکر خاموش ہوکر بیٹھ گئے تھے اور روزمرہ کا تجربہ انہیں گھر سے نکل کر میدان میں آنیکی ہمت نہ دلاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۲۳ء میں ایک غیر احمدی مولوی صاحب تو ورود مباحثہ کرتے رہے۔ مگر انجمن احمدیہ نے خاموشی سے گھر پر بیٹھے رہنے یا عوام الناس کی طرح مولوی ابرہیم اور پادری عبدالحق صاحبان کا مباحثہ سننے ہی میں بہتری اور بچاؤ کی صورت دیکھی۔ مفتی صاحب ۱۹۲۳ء کے اختتام پر ہندوستان پہنچے۔ اور سیالکوٹ کے مباحثہ کی روئداد سن کر مریدوں پر ناراض ہوئے کہ تم نے تو میرے پیچھے سارا کام ہی بگاڑ دیا ہے۔ اس لئے آپ نے سیالکوٹ میں پہنچ کر مسیحیت کے خلاف بزعم خود لاجواب تقاریر کیں۔ اور سمجھا کہ اب مسیحی دین کا خاتمہ ہوگیا۔ اور مسیح و مسیحیت اور مسیحیوں کے خلاف سخت زہر اگلا جس کا کچھ ذکر خواجہ غلام احمد صاحب نے نورافشاں میں کردیا تھا۔ مفتی صاحب نے ایک پیٹنٹ لیکچر تیار کیا ہوا تھا۔ جسے لاہور۔ سیالکوٹ۔ وغیرہ متعدد مقامات صوبہ پنجاب میں پہنچکر سنایا تھا اس سے آپ کو یہ

غلط فہمی ہوگئی کہ اب مسیحی دین مرچکا اور کوئی پادری میرا مقابلہ کرنے کے لائق نہیں۔ بس یہ وجہ تھی کہ آپ نے سیالکوٹی مسیحیوں سے دعوت مناظرہ پاکر وہ خوشی منائی جوکہ جناب کی منقولہ بالا تار اور خطوں سے ظاہر ہورہی ہے۔ آپ نے مسیحیوں سے مقابلہ کرکے فتح حاصل کرنے کا صرف اپنے تئیں حقدار گردانا۔ اور کسی دوسرے احمدی مناظر کو اس قابل رشک ظفرمندی کے لائق ہی نہ سمجھا۔ مگر جیساکہ آگے چل کر ثابت ہوجائے گا۔ آپکی مراد نہ صرف پوری ہی نہ ہوئی بلکہ الٹی باعث ندامت و موجب خفت ہوگئی۔ کیا پتہ تھا کہ لینے کے دینے پڑجائینگے۔ اور یہ خوشی مبدل بہ غموم و ہموم ہوجائیگی۔ ورنہ کاہیکو چیلنج منظور کرتے۔ ؎

نہ کرتا کاش نالہ مجھکو کیا معلوم تھا ہمدم
کہ ہوگا باعث افزائش درد دروں وہ بھی

مسیحی مناظرین پادری کنگس صاحب نے حسب سابق پادری عبدالحق صاحب اور پادری حاجی مولوی سلطان محمد خاں صاحب کابلی افغان فاضل عربی سے خط وکتابت شروع کی۔ یہ خط وکتابت بھی ہماری تحویل میں ہے۔ مگر اسکو نقل کرنا فضول ہے۔ ہاں یہ جتادینا مفید معلوم ہوتا ہے کہ پادری سلطان محمد صاحب کو ابھی وقت تک کہ آپ فتحگڈھ صوبہ یو پی سے چلکر لاہور پہنچے۔ اتنا بھی معلوم نہ ہوا تھا کہ تقریریں ہونگی یا مباحثہ۔ مگر لاہور میں بھی کسی کو سوائے نورافشاں میں شائع شدہ مفتی صاحب کے اعلان کے کچھ بھی واقفیت نہ تھی۔ پس آپ ستمبر کی آخری تاریخ کو سیالکوٹ چلے گئے مگر مباحثہ کی تاریخیں ابھی طے نہ ہوئی تھیں۔

سرسری اشتہار مباحثہ پادری کننگس صاحب نے ۱۰ ستمبر کو مباحثہ کا اشتہار سیالکوٹ میں شائع کر دیا۔ جس میں لکھا کہ

"حضرت مولینا مولوی پادری سلطان محمد خاں اور پادری عبد الحق صاحبان سیالکوٹ میں آرہے ہیں۔ تین دن تک متواتر تقاریر بھی ہونگی اور مناظرے بھی۔ مناظرہ کی درخواستیں ۲۰ ستمبر تک موصول ہو جانی چاہئیں"۔

صرف مفتی صاحب سے مباحثہ

انجمن احمدیہ سیالکوٹ اپنے ہیڈ کوارٹر قادیاں سے خط و کتابت کر رہی تھی۔ قادیاں میں مناظر تو بہت ہوا کرتے ہیں۔ مگر چونکہ مفتی صاحب کو شوق تھا کہ اس فتح کا سہرا کسی اور احمدی مناظر کے سر نہ بندھے لہذا انجمن احمدیہ نے حسب ذیل خط پادری کننگس صاحب کو لکھا۔

"آپ شرائط کا قطعی فیصلہ چاہتے ہیں مگر چونکہ ابھی تک قادیاں سے جواب نہیں آیا ہے۔ افسوس کرتا ہوں کہ قدرے التوا ہوا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ذمہ دار احباب ہند و مسلم کانفرنس دہلی میں شامل ہونیکو گئے ہوئے ہیں"۔
(سکرٹری احمدیہ انجمن سیالکوٹ) ۲ اکتوبر ۲۴ء

شرائط مناظرہ مسیحیوں کی طرف سے حسب ذیل شرائط مباحثہ مقرر کر کے انجمن احمدیہ کو اطلاع دی گئی۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ مفتی محمد صادق صاحب نے مناظرے کا چیلنج منظور فرمایا ہے۔ ہماری پوزیشن اسوقت یہ ہے۔ کہ ہم نے آپ کو دعوت مناظرہ دی ہے اور جلسہ کا اہتمام ہمیں نے کیا ہے۔ باندریں وجوہ انتظام جلسہ و پروگرام وغیرہ ہمارے ذمہ ہے۔ اور ہمیں شرائط پیش کرنے کے حقدار ہیں مگر با ایں ہمہ ہم مفتی صاحب کی پیش کردہ شرائط میں ہی جائز ترمیم پر اکتفا کرتے ہیں۔ جس حد تک وہ نامناسب و غیر منصفانہ معلوم نہیں ہوتیں اور نہ ہمارے مجوزہ انتظام میں مخل ہیں ہم انہیں قبول کرنے پر آمادہ ہیں۔

شرط اول۔ فریقین کی پہلی تقریریں بجائے ایک ایک گھنٹہ کے چالیس چالیس منٹ کی ہونگی۔ اور بعد کی تقریریں بجائے آدھ آدھ گھنٹے کے دس دس منٹ کی۔ یہ عین اصول مناظرہ کے مطابق ہے۔

شرط دوم میر مجلس صرف ایک ہی ہوگا اور اس کا تقرر ہماری طرف سے ہوگا کیونکہ ہمارا ہی جلسہ ہے کسی مجلس کے صدر دو نہیں ہوا کرتے اس لئے ہمیں یہ دورنگی منظور نہیں۔

ہے۔ اور ہمیں منظور ہے۔

شرطِ چہارم۔ ہر ایک فریق اپنا دعویٰ اپنی کتابِ مقدس سے پیش کرے۔ یہ شرط بھی مستحسن اور قابلِ قبول ہے۔

شرطِ پنجم۔ پہلی اور آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔ یہ شرط ہم اپنی طرف سے پیش کرتے ہیں جو آپ چھوڑ گئے تھے۔ شرائط مذکورہ دراصل آپ ہی کی پیش کردہ ہیں۔ صرف ترمیم کر کے ہم نے انہیں وہ صورت دیدی ہے جو کہ عام طور پر مناظروں میں ہوتی ہے۔

مضامین کے انتخاب میں بھی ہم نے اپنا پروگرام قریب قریب آپکے سپرد کر دیا ہے۔ اور آپکے تجویز کردہ سارے مضمون بحال رکھے ہیں۔ ہاں صرف ایک مضمون کی صورت بدلی ہے۔ یعنی فضیلتِ مسیح و محمد کی بجائے حقیقتِ مسیحین رکھ لیا ہے۔ تقسیم مضامین حسب ذیل ہے۔

مضمون جنکے عیسائی مدعی ہونگے	مضمون جنکے احمدی مدعی ہونگے
(۱) کفارہ	(۱) توحید
(۲) الوہیت مسیح ناصری	(۲) نبوت مسیح قادیانی
(۳) بائبل کلام اللہ	(۳) قرآن کلام اللہ

یہ انتہا درجہ کی رعایت ہے جو ہم آپسے کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ آپ توقع نہ رکھیں۔ مشہور ڈلہوزی کے مناظرہ کی شرائط جو آپ کی طرف سے پیش کی گئیں اور عیسائیوں نے منظور کیں۔ اگر آپ ان سے موجودہ شرائط کا مقابلہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ کتنی بڑی رعایت ہے۔"

مقامی مسلمانوں کی مسیحیوں سے درخواست | مسلمانانِ سیالکوٹ کی جانب سے مسیحیوں کو یہ درخواست موصول ہوئی کہ ہمارے پاس بہت سے مسلمانانِ سیالکوٹ نے آکر کہا ہے کہ احمدی جماعت مسلمانوں کی صحیح نمائندہ نہیں ہو سکتی اسلئے ان سے مرزائیت کے مسائل مخصوصہ پر مناظرہ کیا جائے۔ اگر اسلامی مضمون پر ان سے مباحثہ ہوا تو نقض امن کا اندیشہ ہے۔ وہ مسلمانوں کی طرف سے وکیل نہیں پس ہم علمائے اسلام سے استفسار کرتے ہیں کہ کیا مفتی محمد صادق صاحب کو ہم اسلام کے نمائندہ تسلیم کر سکتے ہیں۔

مفتی محمد صادق صاحب کیا مرزائیوں سے کوئی صاحب بھی ہو اسلام کا نمائندہ یا وکیل نہیں ہو سکتا کیونکہ باتفاق رائے علمائے اہل سنت والجماعت یہ جماعت اسلام سے خارج ہے۔" فقط "نور الحسن"

"المجیب مصیب" (سید محمد شاہ)

احمدیوں کو اطلاع | یہ فتویٰ لیکر مسیحی جماعت نے احمدیہ انجمن کو اطلاع دی کہ

"اسوقت تک ہمارا خیال تھا کہ آپ بحیثیت مسلمان ہمارے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں لیکن یہاں کے معززاور سربرآوردہ علماء جن کا فتویٰ منسلکہ ہذا آج ہمیں موصول ہوا کسی صورت سے بھی آپ کو اسلام کے نمائندے اور وکیل نہیں سمجھتے۔ لہٰذا اب یہ مناسب ہے کہ اگر اسلام و عیسائیت کا مقابلہ ہو تو بہتر ہے کہ علمائے اہلسنت والجماعت میں سے کوئی صاحب مقابلہ کے لئے آجائے لیکن اگر آپ عیسوئیت اور مرزائیت کا مقابلہ کرنا چاہیں تو ہم بسر وچشم حاضر ہیں مثلاً از قسم مسائل نبوت مرزا۔ وفات مسیح۔ اور نزول مسیح پر بحث کر لیجئے۔ اگر علمائے اسلام آپ کو اپنا وکیل تسلیم کرلیں تو پھر ہم جملہ اسلامی مضامین پر آپ سے گفتگو کرینگے۔ مسلمان ہم سے متقاضی ہیں کہ صرف ایسے مضامین پر احمدیوں سے مناظرہ کیا جائے جو انہیں سے مخصوص ہیں۔ اگر آپ اس جائز مطالبہ سے گریز کرینگے۔ تو پھر اسکی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ہم اپنے پروگرام کے مطابق لیکچر دینگے آپ اگر بطور معترض اعتراض کریں سوال وجواب کا موقعہ دیا جائیگا۔ جس صورت کو بھی آپ قبول کریں ہمیں منظور ہے۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء"

مباحثہ کی پہلی تاریخ کی کارروائی

منتظمان جلسہ کی نیت یہ تھی کہ بحث کنونشن کے علی لبعد شروع ہوجائے۔ مگر مفتی صاحب نے دہلی ہندو مسلم کانفرنس میں شامل ہوکر انعقاد مباحثہ میں دیر کردی۔ احمدی صاحبان نے بہت لمبے چوڑے انتظام کر رکھے تھے۔ اور سینکڑوں احمدی علماء کا اجتماع کرنیکی تیاریاں ہوچکی تھیں۔ تاکہ لاہور میں مسیحی انجمن لبشارت کے لیکچروں کے دوران میں جو ناقابل بیان شکست، پادری عبدالحق و پادری سلطان محمد صاحبان کے ہاتھوں وہ چھ ماہ قبل اُٹھاچکے تھے اس کا بدلہ لیا جائے۔ ہم ۱۶ اپریل کی شام کو سیالکوٹ بحیثیت رپورٹر پہنچے۔ صبح ۱۷ اپریل کو مباحثہ شروع ہونا تھا۔ مگر ابھی تک مفتی صاحب تشریف نہ لائے تھے۔ صبح کو پادری عبدالحق صاحب اور مفتی صاحب آپہنچے۔ بجائے اسکے کہ بحث شروع ہوجائے۔ انجمن احمدیہ نے صدر مسیحی سبھا کو لکھا کہ شرائط میں چند امور تصفیہ طلب ہیں۔ مگر یہ کیوں ہوا ناظرین کو بہت جلد پتہ لگ جائیگا۔

پادری کمنگس صاحب کو یوپی جانا پڑا یہاں یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پادری کمنگس صاحب کو یو۔پی میں جانا پڑا اور اُن کی بجائے پادری سٹاہلرٹ صاحب بہادر تجربہ کار اور محنتی مشنری موجود تھے۔ مشن نے آپ کو منتظم جلسہ مقرر کردیا۔ جس قابلیت اور سرتوڑ کوشش سے آپنے اس مشکل کام کو انجام دیا۔ اسے یاد کرکے امریکن مشن کہ خوش قسمتی [illegible]

مباحثہ کے لوازمات و شرائط متعلقہ سے بخوبی واقف تھے۔ خدا آپ کو زیادہ برکت بخشے۔

رویداد جب بغرض تصفیہ شرائط ہم سب انجمن احمدیہ میں پہنچے۔ تو مسلمانان شہر کا ایک اجتماع عظیم موجود پایا۔ انجمن نے دو تین شرائط میں ترمیم پیش کی جن کا تصفیہ ۱۵ - ۲۰ منٹ کے اندر ہو گیا۔ اب اس نے یہ تقاضا کیا کہ مضامین بحث سے "نبوت مرزا" کو نکال دیا جائے۔ ہر چند سمجھایا گیا کہ (۱) غیر احمدی مسلمانوں نے درخواست کی ہے۔ کہ احمدیوں سے احمدیوں ہی کے عقائد خصوصی پر بحث ہو اور (دوم) چونکہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے۔ لہذا مسیحیوں کو اس پر بحث کرنے کا حق حاصل ہے۔ مگر احمدی جماعت اور مفتی صاحب یک زبان ہو کر "مرزا صاحب کی نبوت" پر بحث کرنے سے کانوں پر ہاتھ دھرنے لگے اور یہاں تک ضد کی کہ اس رد و کد میں ۲ - ۲½ گھنٹے ضائع کر دیئے آخر مفتی صاحب نے ایک اور راہ فرار اختیار کی کہ چونکہ مرزا صاحب نے کوئی نیا دین جاری نہیں کیا۔ لہذا اسلام پر بحث ہونی چاہئے۔ نہ کہ احمدیت پر۔ اس پر مسیحی مناظر نے شیر ببر کی طرح گرج کر کہا کہ

"یہ ثابت کرنا ہمارا ذمہ ہو گا کہ مرزا صاحب ہرگز سچے مسلمان نہ تھے۔ اس کا فیصلہ میدان مناظرہ میں ہو جائیگا۔ بہر صورت "نبوت مرزا" پر ضرور بحث ہونی چاہئے تاکہ ہم مسیح موعود کی تحقیق بھی کریں۔ اور پبلک پر آپ کی حقیقت بھی کھل جائے"

یہ سنکر احمدیوں کے تلووں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ رنگ زرد ہو گئے۔ اور سخت گھبراہٹ اور بے چینی کا اظہار کرنے لگے۔ آخر ان کی تجویز پر چار آدمیوں کی کمیٹی بنائی گئی جو پادری سلطان محمد اور پادری عبد الحق صاحبان اور مفتی صاحب اور مولوی جلال الدین شمس صاحب پر مشتمل تھی۔ کمیٹی نے ایک بند کمرہ میں قریباً ایک گھنٹہ گفتگو کی مگر احمدیوں نے "مرزا صاحب کی نبوت" پر بحث کرنا کسی طرح بھی منظور نہ کیا۔ جب یہ یقین ہو گیا۔ کہ مفتی صاحب اس سے ہر طرح گریز کرتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ اپنی عادت موروثہ کے مطابق جا کر اخبارات میں اپنی فتح اور پادریوں کے فرار کا اشتہار دینے لگ جائیں۔ یہ مناسب سمجھا کہ ان سے تحریری جواب لیا جائے۔ چنانچہ اسی چار ارکان کی کمیٹی میں مسیحی نمائندگان نے مندرجہ ذیل تحریری سوال مفتی صاحب کے حوالہ کیا۔

" مکرمی جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ ہم نے قریباً آپ کی تمام شرائط کو قائم رکھ کر صرف ایک یہ ترمیم کی ہے۔ کہ بجائے فضیلت محمد و فضیلت مسیح کے نبوت مسیح قادیانی و الوہیت مسیح ناصری پر بحث ہو۔ اور ہم کسی صورت سے اس بحث کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں۔ اور چونکہ جناب کو اس بحث یعنی نبوت مسیح قادیانی پر بحث کرنا کسی صورت سے منظور نہیں ہے۔ لہذا آپ مہربانی فرما کر ہمیں ایک تحریری بیان عنایت کریں۔ فقط"

پادری سلطان محمد و پادری عبد الحق۔ سیکرٹری ... سیالکوٹ۔

اس کا جواب اسی وقت مفتی صاحب نے یہ دیا کہ۔

"جناب پادری صاحبان مکرم سلطان محمد صاحب عبدالحق صاحب تسلیم۔ ہم نے جو مضمون پیش کیا تھا۔ اسمیں جناب نے ترمیم کی ہے اسکی کوئی وجہ بیان نہیں کی کہ آپ فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فضیلت مسیح ناصری کو چھوڑ کر الوہیت مسیح اور نبوت مسیح قادیانی پر کیوں بحث کرنا چاہتے ہیں مقابلہ عیسائیت اور اسلام کا ہے حضرت مسیح موعود نے کوئی نیا مذہب نہیں پیش کیا۔ بلکہ اسلام کو ہی پیش کیا ہے۔ آپ کا دعوے ہے کہ عیسائیت مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اسی میں انسان داخل ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتا ہے۔ اور اسلام جھوٹا مذہب ہے۔ اور ہمارے نزدیک اسوقت سوائے اسلام کے کوئی ایسا مذہب نہیں ہے کہ جسکو اختیار کرکے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں اس لئے ہمارے نزدیک بانیان مذہب عیسائی و اسلام پر بحث کرنا ضروری ہے۔ نیز آپ بتائیں۔ کہ آپ اس شرط کو منظور کرتے ہیں یا نہیں کہ فریقین کے لئے ضروری ہے کہ وہ دعویٰ اور دلائل اپنی الہامی کتاب سے پیش کریں ہمارے نزدیک اس شرط کا ہونا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ جو کتاب صرف دعویٰ ہی دعویٰ کرتی ہے۔ اور دلیل کوئی نہیں پیش کرتی وہ کامل الہامی کتاب نہیں ہو سکتی ضروری ہے کہ وہ کلام کو مدلل طور پر پیش کرے۔" خاکسار مفتی محمد صادق ۔ ۲۲ نومبر

مرزا صاحب

اس کا مندرجہ ذیل جواب پادری صاحبان نے دیا۔

"سیالکوٹ یونین کمیٹی کے جلسہ میں ۷ ۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء جناب مولوی صاحبان مکرم مفتی محمد صادق صاحب و جلال الدین شمس صاحب تسلیم۔ ہم ترمیم مذکورہ کی وجوہات بکرات و مرات عرض کر چکے ہیں جنکا ہم پھر مختصراً ذکر کرتے ہیں۔ (۱) مرزا صاحب کو مسیح ناصری سے افضلیت کا دعویٰ ہے (۲) وہ آپنے آپکو نبی تصور کرتے ہیں (۳) ہماری دانست میں مرزا صاحب نے نبوت کا دعوے کرکے اپنے آپ کو پبلک کے سامنے پیش کیا کہ ان کے دعوے نبوت کی تحقیق کی جائے (۴) ہم آپ کے عقائد کو اہل سنت والجماعت کے عقاید سے سر بسر مختلف سمجھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان وجوہات کی بناء پر ہم اپنی ترمیم کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں ہاں اگر محمد اور مسیح کی فضیلت پر ہم سے کسی اہل سنت والجماعت نے بحث کرنا ہو تو ہم بسر و چشم حاضر ہیں۔ شرط چہارم ہم کو بسر و چشم منظور ہے۔ اس صورت میں کہ ہم کو کامل اختیار حاصل ہے کہ ہم بائبل کے دلائل کے ساتھ داخلی و خارجی براہین و دلائل سے کام لیں۔ اب براہ مہربانی صاف صاف لکھدیں کہ انہیں شرائط کے ساتھ آپ مباحثہ کرنیکو تیار ہیں یا نہیں۔"

سلطان محمد۔ عبدالحق۔

اب جلدی میں انہیں فرار کی کوئی صورت نہ سوجھی تو فرمایا کہ جواب بعد میں دیا جائیگا۔ کمیٹی کا اجلاس برخاست ہوگیا۔
چونکہ تجویز تھی کہ ہم ۹ بجے صبح اور چار بجے شام کو لیکچر دینگے اور اسوقت مباحثہ ہوگا۔ صبح کا وقت تو حضرت صاحبان نے لیت و لعل میں گذار دیا اور کوئی لیکچر نہ ہونے پایا۔ اور اب قریباً ساڑھے تین بجنے کو تھے۔ مگر مفتی صاحب کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا تھا۔ لہٰذا مندرجہ ذیل یاددہانی بھیجی گئی۔

"مکرم بندہ جناب مولوی مفتی محمد صادق صاحب

تسلیم۔ ہم نے جو آخری چٹھی آپ کو ۱۲ بجے کے قریب برائے جواب پیش کی تھی اور آپ نے اسکا جواب دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ہم نہایت متشکر ہونگے اگر جناب بصورت آج ہی چار بجے شام تک جواب سے سرفراز فرمائینگے۔ کیونکہ اگر اس وقت تک جناب کی طرف سے ہماری چٹھی کا جواب نہ آیا تو ہم چاہتے ہیں کہ اس کے بعد لکھ دیں۔ لہٰذا مہربانی سے جواب کے متعلق صاف صاف لکھ دیں۔" سلطان محمد۔ $\frac{۱}{۴}$ ۴ بجے

مفتی صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل جواب عین اسوقت موصول ہوا جبکہ ہم شام کے لیکچر دینے کو موقعہ پر جا پہنچے تھے۔ واضح رہے کہ یہ جگہ شہر کے وسط میں ایک پرانے اونچے قلعہ پر واقع ہے جس کے نیچے دامن میں انجمن احمدیہ ہے۔ ہم دو روز جگہ سے چل کر عین انجمن کے سامنے سے گذر کر قلعہ پر جایا کرتے تھے۔ مگر مفتی صاحب کو انجمن کی حدود سے باہر نکل کر قدم رکھنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ نقلی مسیح کے معتقدوں کو اصلی مسیح کے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی تھی نہ ہوئی۔ تمام شہر کے مسلمان و ہنود ہزاروں کی تعداد میں ہمارے لیکچروں کو سننے کے لئے آجاتے تھے اور بیچاری انجمن حسرت بھری نگاہوں سے اس عبرت خیز منظر کو دیکھتی رہ جاتی تھی۔ مسلمان براہ تضحیک و تمسخر کہتے تھے کہ قرآن کی یہ آیت کہ "اے عیسیٰ میں تیرے تابعین کو قیامت تک غالب رکھونگا" آج بالکل سچی ثابت ہو رہی ہے۔ احمدیوں کا دوسرا گروہ کہتا تھا کہ قادیانی احمدیوں کو غلط عقائد کی سزا مل رہی ہے۔ غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ شہر میں ہر جگہ یہی چرچا تھا کہ مرزائی مرزا کا نام لینے سے شرماتے ہیں۔ احمدیوں کی ندامت و خفت کی اصل حقیقت صرف اسی وقت دیکھنے سے واسطہ رکھتی تھی۔ "الفاظ اسکا حقیقی نقشہ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ سیالکوٹ کی پبلک کئی سالوں تک اس منظر کو فراموش نہیں کرسکتی۔

مفتی صاحب کا جواب | "جناب ڈاکٹر صاحب سلطان محمد عبدالحق صاحب تسلیم آپکا رقعہ موصول ہوا آپ لکھتے ہیں کہ ہم ترمیم مذکورہ کی وجوہات کرات و مرات عرض کرچکے ہیں مگر پہلی خط و کتابت میں ان وجوہات کا بھی بالکل ذکر نہیں ہے۔ آپ نے جو وجوہات ہمارے پیش کردہ مضمون کے تبدیل کرنیکے لکھی ہیں چونکہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپکو مسیح اور مسیح ناصری سے افضل اور اپنے آپ کو نبی کہا۔ اسلئے ہم پہلے حضرت مرزا صاحب کی نبوت پر بحث کرینگے مگر جناب بتا دیں کہ کیا آپ کے ان وجوہات سے یہ ثابت ہوگیا کہ فضیلت مسیح و آنحضرت صلعم پر مباحثہ نہیں کرنا چاہئے ہاں آپ کی چوتھی وجہ قابل غور ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ چونکہ آپ کے عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد سے سراسر خلاف

ہیں۔ اس لئے ہم آپکے پیش کردہ مسئلہ پر بحث کرنیکے واسطے تیار نہیں ہیں۔ ہاں اگر کوئی اہل سنت والجماعت سے اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہے تو ہم تیار ہیں۔ آپ کو واضح رہے کہ اس مسئلہ میں سُنّی ہمارے خلاف نہیں ہیں۔ تمام سُنّیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلعم مسیح اور باقی تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ لہذا اگر بالفرض بزاعم کوئی بھی اس بات کا قائل نہ ہو کہ آنحضرت صلعم مسیح سے افضل ہیں پھر بھی ہم اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم مسیح سے افضل ہیں۔ آپ کو دوسرے لوگوں سے کیا۔ ہمارا مناظرہ ہم سے ہے۔ نہ کسی اور سے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے ہمارا کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو قرآن مجید اور حدیث صحیحہ کے خلاف ہو۔ حضرت مسیح موعود نے جو نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو وہ اسلام میں ہو کر اور آنحضرت صلعم کی اتباع میں۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب اسلام ہے۔ اور آنحضرت صلعم ہی تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہیں پس جو شخص اس سرچشمہ اور منبع کا انکار کرتا ہے۔ اُسسے پہلے اس سرچشمہ اور منبع کا منوانا ضروری ہے۔ آپ تو آنحضرت صلعم کے خادم ہیں۔ اور آنحضرت صلعم آپکے آقا ہیں۔ پس جو شخص آقا کو برا سمجھتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ وہ کسی کا آقا ہو نہیں سکتا تو خادم کیلئے پہلے اپنے آقا کی عزت اور اس کا اعلیٰ اور افضل ہونا ثابت کرنا ضروری ہے۔ اور جو ہم نے وجہ پیش کی ہے کہ فضیلت مسیح اور آنحضرت صلعم پر بحث کرنا ضروری ہے آپ نے اسکی تردید بالکل نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ آنحضرت صلعم کی اتباع میں ہے پس پہلے متبوع کے وجود کا صادق اور راستباز ہونا ضروری ہے۔ ہاں اس مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود پر بحث کرنیکا زیادہ تر حق ان لوگوں کا ہے جو مسیح کو خدا نہیں بلکہ ایک نبی اور آنحضرت صلعم سے مفضول سمجھتے ہیں لہذا اسلام کو سچا مذہب اور آنحضرت صلعم کو خدا کا سچا رسول جانتے ہیں پس اگر آپ بغیر کسی ہماری پیش کردہ وجوہات کو توڑنیکے مسیح اور آنحضرت صلعم کے مسئلہ پر بحث کرنیسے گریز کرتے ہیں۔ تو آپ کی مرضی۔ پس اگر آپ اس مسئلہ پر بحث نہیں کرنا چاہتے۔ تو ہم اسکو چھوڑتے ہیں۔ اور باقی مضامین جنکو فریقین تسلیم کرچکے ہیں بشرطیکہ آپکی اور ہماری طرف سے کسی اور مضمون کو زیادہ نہ کیا جائے۔ اور وہ حسب ذیل ہیں۔ کفارہ۔ توحید۔ بائبل کلام اللہ ہے یا قرآن مجید کلام اللہ۔ دوسری شرط کیمتعلق یہ عرض ہے کہ جو کتاب کسی بات کو خود دلیل طور پر پیش کرتی ہے تو اسکے لئے بیرونی دلائل کی کیا ضرورت ہے؟ جو دعاوی اسمیں ہیں وہ خود ہی مدلل طور پر پیش کیا جانا ہی کافی ہے۔ ایسی کتاب میں سے عقلی دلائل بھی پیش کئے جانے چاہئیں اور اگر بائبل اپنے پیش کردہ دعویٰ پر عقلی دلائل نہ دیتی ہو تو یہ اسکے ناقص ہونیکی دلیل ہے۔ نہ کامل ہونیکی اور اگر بائبل کا پیش کردہ دعویٰ بغیر بیرونی دلائل کے ثابت نہ ہوسکے تو آپ بیرونی دلائل بھی پیش کرسکتے ہیں۔

(مفتی محمد صادق و جلال الدین شمس)

مسیحیوں کی طرف سے جواب | چونکہ ایک دن یونہی گذر گیا اور احمدی مناظر کسی طرح بھی گھر سے نہ نکلا تو باقی دو روز سے کافی فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے اسی روز یعنی ۱۰ اپریل کی شام ہی کو جواب بھیج دیا گیا۔ کہ:۔

مکرم بندہ جناب مولوی مفتی محمد صادق صاحب تسلیم۔ جناب کا عنایت نامہ ہمارے تحریر شدہ کے جواب میں پہنچا جس کو آپ نے غلطی سے خط نمبر ۲ سمجھا۔ یہ خط ۳ بجنے کے قریب ملا جب کہ ہم نے جواب کے

انتظار کے بعد تقریر شروع کر دی تھی۔ آپ کے اس خط کو پڑھ کر جس قدر مایوسی رنج اور افسوس ہمیں ہوا ہمارے قلم
میں طاقت نہیں کہ بیان کر سکیں آپ کو معلوم ہے کہ ہم اس قدر دور دراز سفر طے کر کے حاضر ہوئے ہیں تاکہ صرف ان ہی
سے مضامین مقررہ پر مناظرہ کریں لیکن آپ کسی نہ کسی طریق سے مناظرہ سے بچنا چاہتے ہیں آپ نے ہماری پیش کردہ
وجوہات کا بالتفصیل جواب نہیں دیا بلکہ صرف ایک وجہ کا ذکر کیا ہے وہ بھی غلط آپ کہتے ہیں کہ علمائے اہل سنت
والجماعت سے ہمیں اختلافات نہیں کیونکہ وہ آنحضرت کو مسیح سے افضل مانتے ہیں یا تو آپ نے غلط سمجھا ہے یا تجاہل عارفانہ
سے کام لیا کیونکہ ہمارا منشاء عقائد کے اختلاف سے یہ ہے کہ آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔
اور نہ صرف نبی بلکہ مسیح اور مسیح سے افضل جس میں مسلمان آپ سے اختلاف رکھتے ہیں نیز اس میں بھی کہ وہ محمد
صلعم کے بعد کسی قسم کے نبی کا مبعوث ہونا تسلیم نہیں کرتے۔ سو ہماری یہ وجہ قائم ہے (۲) مرزا صاحب آپ کے خاص
نبی ہیں اور محمد صاحب مشترکہ۔ ہمارا روئے سخن آپ کی طرف ہے جس کا آپ بدیں الفاظ اقبال کرتے ہیں
"آپ کو وہ سروپ دیا گیا۔ مناظرہ ہم سے ہے نہ کسی اور سے" پس ہم آپ کے مختص ہی پر پہلے گفتگو کرینگے (۳) اگر مرزا
صاحب کی مسیحیت پر کسی کو اعتراض کرنیکا حق حاصل ہے تو وہ صرف مسیحیوں کو کیونکہ مسیحی صرف ہم ہی کہلاتے ہیں
اور مرزا صاحب نے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا ہے۔ پس ہمیں حق ہے کہ ہم اس مسیح کو آزمائیں اور دیکھیں کہ کیا یہ
فی الحقیقت وہی ہے جس کے لئے ہم چشم براہ ہیں (۴) مرزا صاحب نے مثیل مسیح ہونیکا دعویٰ کیا ہے پس جیسے
وہ مثیل بنتے ہیں۔ اس سے ہی آپکا مقابلہ ضروری اور موزون معلوم ہوتا ہے لہذا نہ صرف ایک وجہ ہے بلکہ
کئی وجوہات کی بنا پر ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت کی تحقیق کریں لیکن ہمیں یہ سمجھ
نہیں آتی کہ آپ قادیانی مسیح کی نبوت ثابت کرنے سے کیوں شرماتے ہیں۔ اور ہاں ایک لطف کی بات یہ لکھی ہے
کہ عیسائی بحث سے گریز کرتے ہیں یہ آپ کی تمام باتوں سے عجیب ہے۔ بھلا بتائیے تو کہ گریز کہتے کسے ہیں؟
ہم تو آپ سے کہتے ہیں کہ ہمارے تمام مسائل میں جو آپ کی نظر میں کمزور ترین ہو اس پر بحث کیجئے۔ لیکن آپ اپنے
مخصوص یعنی نبوت مرزا کو پیش نہیں کرتے۔ پھر اس سے کس کی کمزوری نظر آتی ہے اور کون گریز کرتا ہے ہاں ہم
محمد صاحب پر اعتراضات سے پرہیز کرتے ہیں تاکہ عام مسلمانوں کا دل نہ دکھے نیز اسمیں نقص امن کا اندیشہ ہے۔
یہ ہماری شرافت ہے نہ گریز کیونکہ گریز تو دعویٰ سے ہوا کرتا ہے نہ کہ اعتراض کرنے سے۔ اس امر کو ملحوظ رکھئے
کہ آپ دعویٰ سے گریز کرتے ہیں۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ آپ ایسے سلیم الطبع شخص وجوہات مذکورہ کی بنا پر اس بات
کو قبول کرینگے کہ ہمیں درحقیقت جناب مرزا کی نبوت پر مناظرہ کرنیکا حق حاصل ہے۔ اور یہ رعائت جو آپ نے ہم
سے کی کہ الوہیت مسیح کے مضمون کو بھی اُڑا دیا جسکے ہم مدعی ہیں ہمیں منظور نہیں یہ دونوں مضمون نہایت اہم
ضروری اور مسیحیت و احمدیت کے درمیان [illegible] صاحب اگر [illegible] ہوگیا۔ لہذا اس خط کا جواب کل آٹھ

بجے صبح سے پیشتر ضرور دیجئے تاکہ نہیں آپ کے مناظرہ کا ارمان دل میں ہی لیکر نہ جانا پڑے" سلطان محمد ۷ بجے شام

دوسرے روز کی کارروائی

صبح تک جواب پاکر مفتی صاحب کو منقولہ ذیل یادداشت روانہ کی گئی۔ سیالکوٹ ۸ - اکتوبر ۱۹[illegible]ء

"مکرم بندہ جناب مولوی مفتی محمد صادق صاحب۔ تسلیم۔ افسوس ہے کہ جناب نے ہمارے خط کا ابھی جواب عنایت نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی صورت سے بھی مباحثہ کرنیکے لئے تیار نہیں ہیں۔ چونکہ ہم کو ہر طرح سے جناب کی خاطر رکھنا منظور ہے۔ اس لئے آپ کو پھر دعوت دیتے ہیں کہ آپ بذات خود تشریف لاکر ہم سے بلا کسی شرط و قید کے ما بقی مضامین پر مباحثہ فرماویں اور ہم نبوت مرزا کو چھوڑ دیتے ہیں یہ اسلئے ہے کہ ہر طرح سے آپ پر اتمام حجت ہو جائے" سلطان محمد۔ ۸ بجے بوقت صبح۔

مفتی صاحب نے اپنی عادت مستمرہ کے موافق اوسوقت جواب دیا جبکہ ہم دوسرے روز صبح ۸ بجے لیکچر دینے کے لئے موقع پر جا پہنچے تھے۔ اس سے غرض یہ تھی کہ مسیحیوں سے لیکچر بھی رُک جائیں۔ مفتی صاحب کو خوب معلوم تھا کہ خلیفہ قادیان ولایت میں ہے اور وہ تمام جماعت میرے سپرد کر گیا ہے۔ اگر میں بحث کروں تو ضرور شکست کھاؤنگا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ قادیانی جماعت کا شیرازہ بکھر جائیگا اور لوگ احمدیت کو ترک کر جائیں گے۔ پس آپنے دور اندیشی سے کام لیکر یہ کیا جیسا کہ خطوں سے ظاہر ہے۔ کہ جواب پر آپنے ہمراہی مولوی جلال الدین شمس کے دستخط کراکے حسب ذیل جواب لیکچر کے موقعہ پر ہمارے پاس روانہ کیا۔ اور خود پہلو بچا کر انجمن میں چھپے رہے۔ جواب سے بجائے مفتی صاحب کی بیقراری و وجہ فراری عیاں ہے۔

"جناب مکرم پادری صاحب سلطان محمد صاحب۔ تسلیم جناب کا رقعہ ملا آپ کو معلوم ہے کہ جناب مفتی محمد صادق صاحب کو ریورنڈ ہیکنگس نے چیلنج دیا تھا۔ اور جناب مفتی محمد صادق صاحب قادیان سے نکلے ہی ہونگے اسی وقت سے ریورنڈ ہیکنگس کو بھاگ جانیکی فکر پڑگئی۔ اور آپ کے سیالکوٹ پہنچنے پر تو اُن کا کچھ پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ کس جگہ جا چھپے۔ باوجودیکہ چیلنج دہندہ یہاں سے چلا گیا اور آپ پہنچ گئے تھے اسی لئے آپنے مناسب جانا کہ اچھا اگر وہ نہیں موجود ہیں۔ تو دوسرے ہی سے مباحثہ کر لیا جائے مگر اس رقعہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بالکل قابل خطاب نہیں ہیں۔ اور غیر مہذبانہ کلام کرنیکے عادی ہیں۔ اس لئے جناب مفتی ڈاکٹر محمد صادق صاحب آپ سے خطاب کرنا پسند نہیں فرماتے۔ بندہ ہی آپ کی خدمت کرنیکے لئے تیار ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سے مباحثہ یا کوئی گفتگو کرانا چاہتے ہیں تو ریورنڈ ہیکنگس کو بلائیں جنہوں نے پہلے چیلنج دیا تھا۔ اور اُن کو وہاں ہی لائیں [illegible] آپ سے [illegible] کی تقریر کر کے آپ [illegible] فضیلت مسیح

تو آنحضرت صلعم پر بحث کرنیسے کیوں گریز کرتے ہیں۔ اُسکے جواب میں آپنے لکھا تھا کہ چونکہ آپکے عقائد اہل سنت والجماعت
کے عقائد سے خلاف ہیں اسلیے ہم آپ سے اس مسئلہ پر مباحثہ کرنیکے تیار نہیں ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا کوئی شخص
اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہے تو ہم تیار ہیں کیا اس سے صاف ظاہر نہیں کہ مسئلہ پیش کردہ کے متعلق ہمارا اور اہلسنت
والجماعت کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور جو اختلاف آپنے پیش کیا ہے اُس میں بھی اصولی طور پر ہمارے اور غیر احمدیوں
کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ وہ بھی آنیوالے مسیح کو نبی مانتے ہیں اور آنحضرت صلعم کی اتباع سے ہو کر آنے سے افضل
ہیں اور نیز عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یسوع کی پہلی حالت سے دوسری دفعہ اچھی حالت
ہوگی کیونکہ اگر پہلی حالت میں یسوع صاحب نے یہودیوں سے دھکے کھائے۔ کانٹوں کا تاج پہنا۔ صلیب پر کھینچا گیا۔ اور یہودیوں
سے گالیاں کھائیں لیکن دوبارہ جب آئیگا۔ تو جلالی صورت میں آئیگا اور اسوقت اسکی یہ بے عزتی نہ کی جائیگی۔ حضرت مرزا صاحب کے
دعوے کے متعلق ہم لکھ چکے ہیں کہ آپکا دعوے مسیحیت و نبوت وغیرہ کا اسلام میں ہو کر ہے۔ جو اسلام اور آنحضرت کا
منکر ہے اسکو پہلے آنحضرت صلعم اور اسلام کی صداقت کا منوانا ضروری ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے کوئی نیا مذہب نہیں پیش
کیا بلکہ اسلام کو ہی پیش کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نبی ہیں مگر آنحضرت صلعم کے ظل اور بروز ہونیکی حالت میں پس جو شخص
اصل کا منکر ہے اُسکے ساتھ ظل پر بحث کرنا فضول ہے۔ پہلے اصل کا منوانا ضروری ہے پھر ظل کے متعلق بحث کیجائیگی
اسلیے ہم نے لکھا تھا کہ جو لوگ اصل یعنی آنحضرت صلعم کو خدا کا رسول مانتے ہیں۔ اور ہر وقت ہم سے اس مسئلہ پر مباحثہ
کرنیکے لئے تیار رہ سکتے ہیں اور ہم بھی ہر وقت اُن سے اس مسئلہ پر مباحثہ کرنیکے لیے تیار ہیں۔ اگر آپ بھی اس مسئلہ
پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ اصل کو پہلے مان لیں یعنی اس امر کا اقرار کریں اور مان لیں کہ آنحضرت صلعم خدا تعالے
کے رسول تھے اور قرآن مجید کلام اللہ ہے اور آپکا دعوے خدا تعالے کی طرف سے تھا۔ تو پھر نبوت مسیح موعود
علیہ السلام پر گفتگو کرنے کے آپ قابل ہو سکتے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ مسیح کو ایک انسان مسیح اور ایک نبی ماننے والوں
کا حق ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت کے متعلق بحث کریں۔ مگر وہ لوگ جو مسیح کو خدا سمجھتے ہیں
اور آنحضرت صلعم کو نعوذ باللہ ڈاکو اور ظالم بیمار اور شہوت پرست وغیرہ جانتے ہوں۔ تو پہلے ان کو آنحضرت صلعم کی صداقت
کا منوانا ضروری ہے۔ پھر آپنے ایک وجہ اور بھی دی ہے کہ آنحضرت صلعم پر اعتراضات کرنیسے ہم اسلیے پرہیز کرتے
ہیں کہ عام مسلمانوں کا دل نہ دکھے نیز اس میں نقض امن کا اندیشہ ہے۔ پس یہ ہماری شرافت ہے نہ گریز۔
مگر جناب بتلادیں کہ نبوت مرزا صاحب پر بحث کرنیسے نقض امن کا اندیشہ نہیں۔ حضرت مرزا صاحب پر اعتراضات
کرنیسے ہمارا دل نہ دکھیگا۔ کیا وجہ ہے کہ آپ ایک فریق کا تو دل دکھانا چاہتے ہیں اور دوسرے کی اتنی خیر
خواہی کہ اُنکا دل نہ دکھانا مقصود ہو تو میرے خیال میں آپکو قرآن کلام اللہ پر بھی بحث نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ اُسمیں
بھی آپنے قرآن مجید پر اعتراضات کرنے ہیں اور وہ بھی آنحضرت صلعم پر ہی اعتراض ہونگے مثلاً یہ کہ آپنے خدا

پر افترا کیا وغیرہ۔ مگر یہ تو محض آپکی ایک چال ہے اور مباحثہ سے گریز کرنیکا ایک بہانہ ہے پس وہ یہ شرافت نہیں ہوسکتی جسکا آپ دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور جو وجہ ہم نے تفضیلت مسیح و آنحضرت صلعم پر بحث کرنیکی لکھی تھی۔ اس دفعہ بھی آپنے اُس کو نہیں چھوا اور وہ ویسے کے ویسے ہی قائم ہے۔ ہم نے تو متنازعہ فیہ مسائل کے متعلق لکھدیا ہے کہ چاہے تو اُن دونوں مسئلوں کو چھوڑدو اور باقی چار مسائل پر جو فریقین تسلیم کرتے ہیں اُن پر مباحثہ کرلو۔ اگر آپ لکھتے ہیں ”اور یہ رعایت جو آپنے ہم سے کی ہے کہ الوہیت مسیح کو بھی اڑادیا جسکے ہم مدعی ہیں ہمیں منظور نہیں یہ دونوں مضمون نہایت اہم ضروری اور مسیحیت اور احمدیت کے درمیان حدِ فاصل ہیں“ ہمارے نزدیک عیسائیت اور احمدیت کے درمیان پہلی بات جو حدِ فاصل ہے وہ آنحضرت کی صداقت ہے۔ اگر آنحضرت صلعم صادق نہوں تو حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ہی کچھ نہیں۔ اس لئے پہلے اس پر بحث کرنا ضروری ہے۔ نبوت مسیح موعود پر بحث کرنا موجودہ حالت میں ہم آپسے مناسب نہیں سمجھتے۔ آپ مصر ہیں کہ ”الوہیت مسیح ہی کہ ہم مدعی ہیں اس لئے ہم اُسے نہیں چھوڑ سکتے بہت اچھا“ سو ہم آپ کی خاطر اس بات کو بھی قبول کرلیتے ہیں کہ الوہیت مسیح کا مضمون بھی رکھدیویں۔ پانچ مضامین پر مباحثہ کرلو اگر اب بھی مباحثہ کیلئے تیار نہونگے تو تھوڑی سی عقل رکھنے والا بھی سمجھیگا کہ آپ مناظرہ سے صریح گریز کررہے ہیں خلاصۃً غرض ہے۔ (۱) اگر مفتی صاحب سے مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو پادری کنگسی صاحب جنہوں نے چیلنج دیا تھا سامنے آویں ڈاکٹر مفتی صاحب اُنسے مباحثہ کرنیکے لئے تیار ہیں اور ڈاکٹر مفتی صاحب نے پادری کنگسن صاحب کو ہی تار دیا تھا کہ مجھے آپ کا چیلنج منظور ہے۔ اور آپ ہی کے کام کو چھوڑ کر اتنی دور سے تشریف لائے ہیں (۲) نبوت مسیح موعود کی بنا چونکہ نبوت محمدیہ پر ہے اسلئے آپ دل چھپا ہوا اعلان شائع کردیں کہ ہم نبوت محمدیہ کے قایل ہیں اور قرآن شریف کو خدا تعالےٰ کا سچا کلام مانتے ہیں اور جو دلائل قرآن و حدیث سے دیئے جاوینگے اُن کو ہم تسلیم کریں گے۔ راقم اس پر آپسے راقم اسی مضمون پر بحث کرنیکے لئے حاضر ہوگا (۳) اگر صرف مسیحیین کا مقابلہ ضروری ہے تو اس مباحثہ سے فائدہ اٹھانیوالے تو عیسائی اور احمدی ہوسکتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہوگا کہ ہر دو مسیحیین کے ماننے والے برابر تعداد میں جمع کرلیئے جائیں۔ مثلاً دس سو عیسائی اور دو سو احمدی ہوں تو پھر میں آپسے اس بحث پر بحث کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دیگر مسلمانوں کو اس مباحثہ سے چنداں فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی آپکو منظور نہیں تو پھر بھی ہم اپنی طرف سے آپ کو خالی نہیں چھوڑنا چاہتے۔ لہذا آپکے قدیمی دوست شیخ عبدالحق صاحب ہماری طرف سے آپکے ہر لیکچر پر حاضر ہوکر آپکی تردید کرتے رہینگے۔ ان میں سے جو بات آپکو منظور ہو اُسکی منظوری سے اطلاع کردیں کہ ہم اُسکے مطابق تیار رہیں۔ اگر ان میں سے آپنے کوئی بات بھی تسلیم نہ کی تو ظاہر ہے کہ آپکی نیت سوائے مباحثہ سے گریز کرنیکے اور کچھ نہیں۔ جواب دس بجے صبح سے پیشتر آنا چاہئے

ضروری نوٹ! جواب لکھا جاچکا تھا کہ آپ کا رقعہ ملا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ ہاں ہم ثبوت حضرت
صاحب کے مضمون کو چھوڑتے ہیں اور باقی مضامین پر مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہیں جناب کا یہ چیلنج ہمیں منظور ہے۔ ہم آپ
کے جلسہ میں مباحثہ کے لئے آرہے ہیں۔ ضروری نہیں کہ حضرت مفتی ڈاکٹر محمد صادق صاحب ہی سے مناظرہ کریں اگر
اُن سے ہی مباحثہ کرنا مقصود ہو تو کنگسن صاحب کو بلالیں"۔ جلال الدین شمس ۸/۴/۲۵ (۹ بجے صبح وصول پایا)

ہمارے صبح کے لیکچر ہوئے اور ہزارہا اہل اسلام کا مجمع موجود تھا مگر احمدی مناظر حاضر نہ تھا۔ ہاں
عبدالخالق صاحب ان کی طرف سے ہمارے لیکچر میں حاضر ہو کر گالیاں دینے اور شور مچانے لگے۔ اور اسقدر بدزبانی
اور درشت کلامی سے کام لیا۔ کہ اہل اسلام ہی نے ان کو خاموش کرادیا۔ اگر مقابل پر مسیحی نہ ہوتے تو ضرور تھا کہ
کت فساد ہوجاتا۔ قرائن سے معلوم ہوتا تھا کہ احمدی صاحبان نے ان کو صرف نقض امن کے لئے ہی بلایا ہوا
تھا۔ اس دن ایک عجیب لطیفہ پیش آیا۔ ایک شخص پادری سلطان محمد صاحب کے لیکچر پر اعتراض کرنیکو کھڑا ہوا پادری
صاحب نے کہا کہ ہماری بحث مفتی صاحب سے ہے۔ لہذا اُن کو بلالاؤ۔ اور جب تک وہ انکار نہ کرلیں ہم کسی دوسرے
احمدی سے بحث نہیں کرینگے۔ اس نے کہا کہ میں محمدی ہوں۔ پادری صاحب نے پوچھا۔ آپ احمدی ہیں یا
محمدی۔ اس نے کہا سب مسلمان احمدی ہوتے ہیں پھر سب احمدیوں نے یہی نعرہ لگایا۔ اس پر پادری صاحب نے کہا
بہت اچھا میں ابھی آپ سے یہ فیصلہ کرالونگا کہ آپ احمدی ہیں یا محمدی آپ یہ بتائیں کہ آپ مرزا صاحب کو دعویٰ
ت میں سچا جانتے ہیں یا جھوٹا۔ تب وہ فارغ ہوگیا! کیونکہ سوائے قادیانیوں کے کوئی مسلمان مرزا صاحب
بی نہیں مان سکتا۔ اس پر تمام مسلمانوں نے بیک آواز کہا کہ ہم بالکل احمدی نہیں ہیں ہم محمدی ہیں۔ اس
مرزائیوں کی غرض یہ تھی کہ مفتی صاحب کی بھی عزت بچ جائے اور مسیحیوں کے جلسہ میں فساد پیدا کردیں۔
مگر کسی نے ان کی ذرا بھی پروانہ کی۔

مفتی صاحب پر اتمام حجت

اتمام حجت کی خاطر پادری صاحب نے مجھے اختیار دیا کہ میں مفتی صاحب کو مندرجہ
چیلنج دیدوں جو کہ ۸ اپریل کی سہ پہر کو روانہ کردیا گیا۔

پہلا چیلنج

محترم بندہ جناب مفتی محمد صادق صاحب تسلیم۔ جناب پادری مولوی سلطان محمد صاحب نے مجھے اختیا
ہے کہ ان کے خط کے جواب میں بدتخلی مولوی شمس صاحب جو کہ بعد وصول ہوئی ہے اسکے جواب میں آپکو لکھدوں
تحریر میں خصوصیت سے نہایت ہی غیر مہذبانہ اور خلاف قانون پادری صاحب کی ذات خاص پر ایسے حملے
گئے ہیں جن کو پادری صاحب محض مسیحی ہونیکی وجہ سے معاف کرتے ہیں مثلاً (۱) آپ بالکل قابل خطاب نہیں
غیر مہذبانہ کلام کرنیکے عادی ہیں (۲) بندہ ہی آپکی خدمت [illegible] تیار ہے (۳) شیخ عبدالخالق صاحب

پڑ گئی ان کا پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ کس جگہ جا چھپے" اس کے علاوہ ایسے بیہودے ہمارے جلسہ میں پہنچکر تمیز برہنہ الفاظ
سے خطاب کیا ہے۔ اور جھوٹا اور ذلیل کہا ہے۔ اسکے علاوہ اس تحریر میں سب گیا ہے۔ متعدد کتابیں اور بھی ہیں مگر پادری
صاحب کی کسی تحریر میں کوئی ایسا جملہ نہیں دکھا سکتے جو پادری صاحبان نے آنحضرت یا ان ذات خاص کے خلاف کئے گئے حملوں
کا جواب ہیں۔ یہ کہنا کہ آپکے پادری صاحب موصوف سے مباحثہ نہ کرا سکے۔ اسکی حقیقت یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہے
کہ پادری صاحب زبان عربی کے زبردست و مشہور فاضل ہیں۔ جس حقیقت کو احمدیہ صحابہ کے علاوہ لاہور
کی پبلک دیکھ چکی ہے۔ اگر یہ حقیقت نہیں ہے تو آپ مقابلہ پر آکر آزما لیں۔ لہٰذا پادری صاحب نے مجھے اختیار دیا
ہے کہ میں انکی طرف سے آپکو کھلا چیلنج دیدوں کہ آج شام کو ۸ بجے پادری صاحب کے حملہ تحاریر مضامین و
شرائط سابقہ سے آزاد ہو کر مباحثہ کریں۔ اور اسکی اطلاع مقررہ وقت سے پہلے ضرور کریں۔ مزید برآں جس مضمون اور جس
مقام پر اور جب کبھی آپ ان سے مباحثہ کرنا چاہیں گے وہ ضرور مقابلہ پر آئیں گے۔ تاکہ کوئی بھی تحریر شرط
یا مضمون آپ کو انکے سامنے آنے سے نہ روکے۔ اگر اس پر بھی آپ مباحثہ کو نہ آئے تو پبلک جان لے گی کہ مباحثہ
سے آپ گریز کر رہے ہیں۔ ہاں یا نہیں سے ضرور جواب ۴ بجے تک بھیجدیں۔ یہ تحریری چیلنج اتمام حجت کی غرض
سے ارسال خدمت ہے" فقط ۲۲/۹ ۲۴ مرسلہ موسیٰ خان لاہو حال وارد سیالکوٹ۔ (مفتی صاحب موصوف نے
اس کھلے چیلنج کو پڑھ کر واپس کر دیا۔ اسکی نقل نور افشاں ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں بھی شائع کر دی گئی)

اس چیلنج کی خبر پا کر جوق در جوق مسلمان ہمارے پاس آئے اور احمدیوں کی شکست کے گیت گانے لگے
مفتی صاحب کی جرأت کا یہ عالم تھا کہ سارا دن تو انجمن نشین رہتے مگر جب رات کے ۸ بجے کا وقت ہوتا تو بیچارے
انجمن ہی میں لیکچر دیا کرتے۔ دن کو باہر نکلنا صاحبان بصیرت و حوصلہ مند مسیحیوں کا کام تھا۔ آپ کی باری رات کو
آتی جب ہم نو بجے تو وقت لیکچر دے کر دیں بس اپنے گھروں کو چلے جاتے بیچارے انکو اتنی بھی ہمت نہ پڑی کہ ہمیں اپنے لیکچروں
پر اعتراض کرنے کی دعوت ہی دیں۔ احمدیوں کی بزدلی۔ مباحثہ سے انکار اور مقابلہ سے فرار کا ذکر ہر مسلمان کی زبان
پر تھا مولوی محمد ابراہیم صاحب نے مسجد میں ان کی شکست کا تذکرہ کیا۔ ہر طرح مسلمانوں اور احمدیوں نے کوشش
کی اور غیرت دلانا چاہی مگر مفتی صاحب بالکل مباحثہ کے لئے تیار نہ ہوئے ایک با رسوخ مسلمان آپکے ہاں
گیا۔ اس کے سوال کے جواب میں مفتی جی نے فرمایا کہ ہم مرزا صاحب کی نبوت پر ہرگز بحث نہیں کرینگے خواہ دنیا کچھ ہی
کہے۔ سائل نے کہا کہ عجب بات ہے کہ آپ عیسائیوں کو یہ اجازت تو دیتے ہیں کہ وہ حضرت محمد صاحب کو گالیاں دیں
مگر مرزا صاحب کی نسبت آپ کوئی کلمہ سننا گوارا نہیں کرتے۔ مفتی صاحب نے اسکے جواب میں سکوت اختیار کیا۔

رات کو ایک دوست نے آکر خبر دی کہ احمدیوں نے اخبارات کو یہ خبر برائے اشاعت بذریعہ تار روانہ کر دی ہے
کہ مسیحی بھاگ گئے ہیں۔ پس ہم نے اسی وقت کاتب کو بلا کر تمام نامہ [illegible] کی کتابت شروع کرا دی مگر احمدیوں

جماعت کو یہ گمان نہ تھا کہ حقیقت بے نقاب ہونیوالی ہے۔

تیسرے روز کی کارروائی

آخری تاریخ یعنی ۹۔اکتوبر کی صبح کو بھی کوئی جواب نہ آیا جب ہمارے صبح کے لیکچر ہو رہے تھے تو احمدیوں نے حسب ذیل اشتہار تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ غالباً ساری رات کے غور و فکر کا یہ نتیجہ تھا۔

لیکچر سیالکوٹ کے پادری کننگس صاحب نے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کو مباحثہ کیواسطے چیلنج دیا تھا۔ اس چیلنج کو بذریعہ تار منظور کر کے حضرت مفتی صاحب تاریخ مقررہ پر یہاں تشریف لے آئے ہیں۔ لیکن اب پادری کننگن صاحب کا کہیں پتہ نہیں۔ کہ کدھر چلے گئے ہیں۔ اور دوسرے دیسی پادری صاحبان اُن علما اکرام کے ساتھ بحث کرنے سے گریز انکار کرتے ہیں۔ جو حضرت مفتی صاحب کے ساتھ اس غرض کے لیے آئے ہیں۔ اس لئے قرار پایا ہے۔ کہ حضرت مفتی صاحب اور دیگر علمار کرام کے لیکچر ہی کرا دیئے جاویں۔

پہلا لیکچر آج شام کو ۸ بجے میدان زیر قلعہ متصل احمدیہ لائبریری ہوگا۔ ان لیکچروں میں دینِ اسلام کی صداقت اور عیسائیت کی تردید بیان کی جاویگی۔ ہر لیکچر کے بعد حاضرین کو سوال کرنے کا موقعہ دیا جاویگا۔ لیکچر کے درمیان کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہوگی" (سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سیالکوٹ)

تمام خط و کتابت باہمی پبلک کے مد بعد یہ اشتہار انہوں نے اپنی عادت کے مطابق پبلک کو مغالطہ دہی کے لیے تقسیم کیا اور فوراً ایک نقل اخبار الفضل قادیاں کو روانہ کر دی۔ الفضل نے اسے درج کرکے لکھا کہ:

"الفضل کے گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں اطلاع دی گئی تھی کہ جناب مفتی محمد صادق صاحب سیالکوٹ کے عیسائیوں سے مباحثہ کے لیے تشریف لے گئے ہیں۔ اس مباحثہ کا اعلان کئی دن پہلے ہندو مسلمان اخبارات میں ہو چکا تھا حتیٰ کہ عیسائیوں کے اخبار نور افشاں نے بھی اسکا اعلان کیا تھا لیکن جب جناب مفتی صاحب موصوف مقررہ تاریخ پر سیالکوٹ پہنچے تو پادری صاحب موصوف کو وہاں نہ پایا۔ معلوم ہوا ہے کہ خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ لیکچر ہو رہے ہیں۔ پادریوں کو خاص طور پر چیلنج دیا گیا تھا کہ لیکچروں میں آکر اعتراض کریں۔ لیکن کوئی نہیں آیا۔ (الفضل ۱۴ ۲ ۱۹)

ادہر انجمن کا اشتہار منقولہ بالا نکلا اُدہر ۴ بجے شام کے لیکچر دینے موقع پر ہم نے تمام و کمال خط و کتابت از ابتدا تا انتہا چھاپ کر شائع کر دی۔ ہمارے اس اعلان سے مسلمانوں کے ہاتھوں احمدیوں کی جو گت بنی۔ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔

اگر کچھ بھی احمدیت کی غیرت ہوتی تو مفتی صاحب آخری لمحہ پر ہی میدان مباحثہ میں آجاتے مگر وہ خوب

جانتے تھے کہ اگر میں مسیحی شیر کے مقابل گیا تو شکست فاش ہوگی اور احمدی جماعت میں زلزلہ آجائیگا اور مرید بھر جائینگے۔ گھر گھر ہمارے اشتہار کا ایک ایک لفظ بڑے جوش اشتیاق سے پڑھا گیا۔ مگر احمدیوں کی رگِ حمیت کا خون سرد ہی رہا۔ مباحثہ سے گریز کرنے سے مفتی صاحب کی عزت رہ گئی۔ ہم ان کی دور اندیشی کی داد دیتے ہیں۔

تواریخ مباحثہ کے بعد

جب پہلے ہی روز ۱۲ بجے تک معلوم ہوگیا تھا۔ کہ مفتی صاحب نبوت مرزا پر کسی صورت سے بحث کرنیکو راضی نہیں تو ہمارے مناظرین کو صلاح دی گئی کہ وہ واپس جا سکتے ہیں۔ مگر مناظرین تجربہ کار تھے انہوں نے کہا کہ احمدیوں پر اتمامِ حجت کی خاطر لازم ہے کہ مباحثہ کی جملہ تواریخ سیالکوٹ ہی میں گذاری جائیں۔ انہوں نے یہ بھی کیا۔ کہ میدانِ مباحثہ میں جا کر دونوں وقت لیکچر دیئے گئے اور باوجود احمدیوں کی سر توڑ کوششوں و مخالفت کے ہزارہا مسلمان ہر لیکچر پر حاضر ہو جایا کرتے تھے۔ احمدیوں کی فتح کی حقیقت مندرجہ ذیل تحریر سے معلوم ہو جائیگی۔

"سیالکوٹ کی مسیحی جماعت نے حضرت والا تبار مفتی محمد صادق صاحب کو مناظرے کا چیلنج دیا۔ جس کی قبولیت کا اشتہار آپ نے متعدد اخبارات میں شائع کرا دیا۔ چنانچہ نور افشاں میں بھی چھپا۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۲ء کی تاریخیں مقرر تھیں۔ ان تاریخوں پر جو کچھ ہوا اُسکی مفصل کیفیت تو اخی محترم موسیٰ خان صاحب نذرِ ناظرین کر چکے ہیں۔

جناب مفتی صاحب قادیانیوں کے ایک مایۂ ناز و متبحر عالم تصور کئے جاتے ہیں۔ ان سے ان کی جماعت کو گہری عقیدت ہے۔ آپ ولایت میں تبلیغ اسلام کے لئے گئے اور جو رتبہ احمدی دنیا میں ان کی شخصیت کا ہے وہ وقار سمجھی جاتی ہے۔ انہیں ناز ہے کہ مغرب سے ہو آئے ہیں لیکن اُن کی علمی قابلیت بہت زیادہ نہیں۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب نے فرمادیا کہ مفتی صاحب علوم عربیہ سے محض نابلد ہیں یہاں تک کہ وہ عربی عبارت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ مولوی نور الحسن صاحب امام و خطیب جامع مسجد سیالکوٹ اور مولوی محمد شاہ صاحب سیالکوٹی نے مفتی صاحب کی علوم دینی سے ناواقفیت کا ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا اور لکھا کہ یہ اسلام کے نمائندہ بطور نہ لئے جائیں۔ بلا سے احمدیت کے وکیل ہوا کریں۔ ہم بھی حیران تھے کہ حضرت سلامت کس برتے پر پادری عبد الحق و مولانا سلطان محمد پال صاحبان کے مقابلہ میں آ سکینگے۔ مگر جناب جب آپ نہایت تزک و احتشام سے آئے اور مردانہ وار آئے اُن عقیدتمندوں کی لام ڈوری ساتھ تھی جو اُن کے استقبال کے لئے ... تک گئے ہوئے تھے آتے ہی انہوں نے ...

کہ ہم نبوت مرزا پر بحث کرنے کے لیے تیار نہیں یہ لگے مرزائیت سے شرمانے اور نبوت مرزا کے عقیدہ کو چھپانے۔ مولانا سلطان محمد صاحب نے فرمایا۔ آپ مباحثہ کیلئے آئیں سہی ہم آپکی خاطر اور اتمام حجت کیلئے نبوت مرزا کے مضمون کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر مفتی صاحب کو فکر ہوئی کہ جو وجہ فرار ڈھونڈی تھی وہ تو کارگر نہ ہوئی۔ اس لئے آپنے ایک نیا عذر تراشا کہ مجھے مسٹر کمنگس نے دعوت مناظرہ دی ہے۔ اُسے بلایئے۔ اور یہ غلط فہمی پھیلانی شروع کی کہ مسٹر موصوف کہیں جا چھپا ہے۔ سیالکوٹ کی پبلک تو اس حقیقت سے آشنا ہے کہ یہ محض ایک عذر لنگ ہے جو اخفائے حقیقت کیلئے مفتی صاحب نے بنایا مگر نور افشاں کے ناظرین کیلئے ضروری ہے کہ حقیقت اور بھی بے نقاب کردی جائے

(۱) مسٹر کمنگس سیالکوٹ میں تبلیغی و اشاعتی کام کے ذمہ دار ہیں۔ اُنکی حیثیت بجنسہ وہی ہے جو سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کی ہے۔ دعوت مناظرہ میں اس امر کا نہایت وضاحت سے ذکر تھا کہ سیالکوٹ کی مسیحی جماعت نے مناظروں کا اہتمام کیا ہے اور چیلنج میں سے صراحتاً۔ دلالتاً۔ یا اشارتاً غرض کسی طرح سے یہ استنباط نہ ہوسکتا تھا۔ کہ مسٹر کمنگس صاحب نے اپنے آپ کو مناظر کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔

(۲) دعوتِ مناظرہ میں ایک اشتہار کے شائع ہونے کا بھی ذکر کیا گیا تھا چنانچہ وہ اشتہار بعد میں شائع ہوا۔ اور اس میں مناظرین کے نام بھی مشتہر کردیئے گئے۔ اس صورت میں تو مفتی صاحب کا عذر اور بھی لایعنی معلوم ہوتا ہے۔

(۳) سب کو معلوم ہے کہ مسٹر کمنگس نہ مناظر ہیں اور نہ زبان اُردو سے کماحقہٗ واقف۔ پس اُن سے مناظرے کی توقع رکھنی یا تو فراری ہے۔ یا دفع الوقتی کی غرض سے۔

(۴) مفتی صاحب نے مناظرے کی دعوت اپنے نام پر قبول کی۔ اخبارات میں اس کا اعلان کیا کمنگس صاحب کے نام تار اور ایک خط بھی جسمیں لکھا کہ وہ بنفسِ نفیس سیالکوٹ میں مناظرے کیلئے آئینگے یہاں کر وہ شرائط پیش کرنا چاہا۔

(۵) مفتی صاحب بظاہر مناظرے کیلئے آمادہ ہوئے۔ باہم شرائط مناظرہ کا تصفیہ کرنے بھی بیٹھے۔ اور اُس بات پر ہرگز اصرار نہیں کیا کہ مسٹر کمنگس کو مناظرے کے لئے پیش کیا جائے۔ بلکہ یہی کہتے رہے کہ نبوت مرزا پر بحث نہ ہونی چاہئے مگر جب یہ شرط بھی مان لی گئی تو پھر مذکورہ عذر پیش کیا۔

(۶) گذشتہ سال بھی جماعت احمدیہ کو مسٹر کمنگس نے ہی مسیحی جماعت کی طرف سے چیلنج دیا تھا اور اسی حیثیت سے فریقین کے مناظرین نے آکر تین دن تک متواتر مناظرہ کیا۔ احمدیوں نے شکست فاش کھائی اور اپنا سا منہ لیکر چلتے بنے لیکن کسی مرد خدا نے یہ عذر نہ کیا کہ مسٹر کمنگس نے دعوتِ مناظرہ دی ہے۔ اسی کو بلایا جائے امور متذکرہ بالا سے اظہر من الشمس ہے کہ مفتی صاحب نے اپنی عزت بحال رکھنے کیلئے یہ مناسب سمجھا کہ

قلعی کھلے۔ کیونکہ انکی شان بس اسی وقت تک ہے جبتک کہ وہ چلمن میں چھپے بیٹھے ہیں۔

اسکے بعد اگر نہائت مختصر الفاظ میں ان کے کلام کی شاندار خدمت کے اظہار کئے بغیر میں اس مضمون کو ختم کر دوں تو یہ نہائت ناشکری ہوگی۔ سیالکوٹ کے مسلمانوں کی کامل ہمدردی عیسائیوں کے ساتھ تھی اور مرزائیوں کی لعنت کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ پادری عبدالحق صاحب نے بائبل کلام اللہ اور فضیلت مسیح پر جو لاجواب اور معرکتہ الآرا تقریریں کیں ان سے مسیحی اور غیر مسیحی دونوں متاثر ہوئے۔ پادری سلطان محمد صاحب نے مظاہرت پر ایک نہائت پر زور اور عالمانہ تقریر کی۔ معترضین کے حیرانی میں مست تھے اور مخالفین دم بخود۔ دیسب کے منہ پر مہر سکوت لگ گئی۔ اور سیالکوٹ میں ان کی خداداد قابلیت، استعمال و رہمیت کی دھاک بیٹھ گئی۔ خداوند المسیح نے اپنے جلال کا اتم و اکمل طریق پر اظہار کیا۔ اور اپنے حقیقی پرستاروں کو فتح مبین عطا فرما کر سرفراز کیا۔

خدا پادری عبدالحق صاحب کو عمر دراز اور صحت کامل عطا فرمائے۔ اور مولانا سلطان محمد کو جنہوں نے اپنی لاتعداد خوبیوں کے باعث مجھے اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے سلامت اور باکرامت رکھے۔"

(خواجہ غلام احمد نور افشاں ۲۴)

ہمارے بعد کیا ہوا اسکی کیفیت مندرجہ ذیل خط سے ظاہر ہے۔

"جس رات میں آپکو گاڑی پر سوار کرنے گیا یعنی آپکی روانگی کی رات اس رات عجب منظر دیکھنے میں آیا۔ سٹیشن سے لوٹا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قلعہ کے نیچے یہاں احمدی ہر شام لیکچر کیا کرتے تھے بہت شور مچا ہوا ہے سامنے پلیٹ فارم پر ایک طرف مفتی صاحب لیکچر دے رہے ہیں اور دوسری طرف مولوی نور الحسن صاحب مفتی صاحب عیسائیت کی تردید کرتے ہیں کیونکہ لے دیکے یہی ایک انکا مضمون ہے اور مولوی نور الحسن مرزائیت پر تقریر کرتے ہیں۔

اسکی کیفیت یہ ہے کہ سہ پہر کو احمدیوں نے مولوی محمد شاہ صاحب کو جن کے رقعہ بازی ہو رہی تھی ایک رقعہ بھیجا جس میں لکھا تھا کہ ہم کل صبح قادیان چلے جاتے ہیں سو اگر آپ نے مناظرہ کرنا ہو تو آج شام کر لیں۔ لیکن تمام مسلمانوں کا ایک جم غفیر انکے ساتھ تھا اور وہ نوشہ کیطرح لیکچر گاہ کو جا رہے ہیں۔ جب وہاں پہنچے تو مفتی صاحب نے مناظرہ سے انکار کیا اور مولوی جلال الدین کو پیش کیا۔ محمد شاہ صاحب نے کہا۔ جناب مفتی صاحب آپ کیوں خوف کھاتے ہیں۔ میرے ساتھ آپ مباحثہ کریں۔ اسمیں آپ کی کسر شان نہیں اگر آپ نام کے مفتی ہیں تو میں فی الواقعی مفتی ہوں اور مسلمانوں میں میرے فتوے چلتے ہیں۔ اگر آپ نے ہر کہ سے چند ڈگریاں حاصل کر لیں ہیں جہاں دام دو ڈگریاں ملتی ہیں تو میرے پاس بھی متعدد ڈگریاں ہیں۔ اور علاوہ ازیں میں آل رسول سے تعلق رکھتا ہوں۔ سید ہوں۔ پس کیا باعتبار علم اور کیا باعتبار شرافت میں آپ سے کم نہیں۔ پھر آپ مجھ سے مباحثہ کیوں نہیں کرتے۔ اسکے بعد مولوی جلال الدین صاحب کے رقعوں میں جو عربی زبان میں لکھے ہوئے تھے مولوی محمد شاہ صاحب نے کئی غلطیاں نکالیں اور بتایا

کہ یہ کس قابلیت کے انسان ہیں۔ یہ سب کچھ ہوا اور اسقدر شور مچا مگر پھر بھی کہ احمدیوں کا ایک گلیس بھی ٹوٹ گیا۔ لیکن احمدی مناظرے کیلئے تیار نہ ہوئے آخر تالیاں بج رہی تھیں ۔۔۔ ایک بڑا طوفان بدتمیزی تھا۔ مولوی نورالحسن صاحب اور مولوی محمد شاہ صاحب کے پاس ہی اس پلیٹ فارم پر لیکچر کرنا شروع کر دیا۔ اور ادھر مفتی صاحب شور مچانے لگے اور فرمانے کہ اناجیل محرف و مبدل ہیں۔ مولوی محمد شاہ کے گلے میں ہار ڈالے گئے۔ اور آخر وہ مجمع سے واپس آیا۔ لیکن احمدی اس رات کوئی لیکچر نہ کر سکے۔ شہر میں لوگ ان قادیانیوں سے اسقدر بدگمان اور متنفر ہیں کہ خدا کی پناہ" (خواجہ غلام احمد $\frac{۱}{۲۲}$-۱۱)

قادیانی حکمت عملی مندرجہ بالا خط و کتابت کا مطالعہ کرلینے کے بعد کسی بھی سلیم الطبع اور ایماندار انسان کو مفتی صاحب کے مباحثہ سے انکار اور فرار میں ذرا بھی شک نہیں رہ سکتا۔ وہ تمام خط و کتابت جسکو یہاں نقل کیا گیا ہے ہماری تحویل میں ہے۔ مگر باوجود اس کے بھی مفتی صاحب نے اپنی فتح کے تار پہلے سے اخبارات کو سیالکوٹ ہی سے بھجوا دیئے تھے۔ ان کا گمان تھا کہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالی جاسکیگی۔ چنانچہ پرتاپ لاہور $\frac{۱۲}{۲۴}$ لکھتا ہے کہ :۔

"سیالکوٹ سے ۸۔ اکتوبر کا قادیان کے ڈاکٹر مفتی محمد صادق کا تار آیا ہے کہ پادری کنگس کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے متنازعہ مذہبی معاملات پر بحث کرنے کے لئے چیلنج کے بموجب میں تاریخ مقررہ پر سیالکوٹ پہنچ گیا لیکن مجھے یہ معلوم کرکے سخت افسوس ہے کہ پادری صاحب کسی جگہ چلے گئے ہیں۔ اور کوئی رقعہ بھی نہیں چھوڑ گئے۔ اب یہاں کے ہندوستانی عیسائی واعظ ان علماء سے مباحثہ سے انکار کرتے ہیں جو میرے ساتھ قادیان سے مباحثہ کرنے آئے ہیں"

بعینہ یہ تار مسلم آؤٹ لک لاہور کی ۱۱ر اکتوبر کی اشاعت میں درج ہوا۔

مگر ہم نے بھی جھوٹے کو گھر تک پہنچانے کے لئے بہ ایں خط و کتابت ذیل اخبارات میں درج کرایا کہ :۔

مفتی محمد صادق صاحب کا مباحثہ سے گریز مسیحی جماعت سیالکوٹ کی طرف سے مفتی محمد صادق صاحب مبلغ انجمن احمدیہ قادیان کو مباحثہ کا چیلنج دیا گیا۔ جسے آپ نے منظور کرکے درج اخبارات کرا دیا۔ مباحثہ کی تاریخیں ۸، ۹، ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء قرار پائیں۔ مگر موقعہ پر مفتی صاحب نے پادری سلطان محمد صاحب اور پادری عبدالحق سے مطالبہ کیا کہ نبوت مرزا صاحب پر بحث نہ کی جائے۔ پادری صاحبان نے جب اس کی وجوہات پیش کیں تو مفتی صاحب کو مرزا صاحب کی نبوت کو الوہیت مسیح ناصری کے مقابل لانے کی جرأت نہ ہوئی اور کہا کہ الوہیت مسیح اور نبوت مرزا صاحب دونوں مضامین کو چھوڑ دیا جائے۔ پادری صاحبان نے آخر یہ بھی تسلیم کرلیا خوشی سے الوہیت مسیح پر بحث کریں۔ ہم آپ کی خاطر نبوت مرزا صاحب کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر اس پر بھی مفتی صاحب مباحثہ سے گریز کرتے رہے۔ آخر تمام عذر و حیلوں کو دیکھ کر پادری صاحبان نے آپ کو کھلا چیلنج دیا

کہ جس مضمون پر چاہیں۔ تمام شرائط و قیود سے آزاد ہو کر بحث کر لیں۔ لیکن مفتی صاحب بالکل مقابلہ پر آنے سے انکاری ہو گئے۔ یہ تمام کارروائی بذریعہ خط و کتابت انجام پائی جس کی ایک نقل ۹ راکتوبر کو چھاپ کر سیالکوٹ میں تقسیم کی گئی۔ اصل خط و کتابت مصدقہ طرفین ہماری تحویل میں ہے۔" (موسٰے خان لاہور پرتاپ اخبار ۲۲)

مرزا صاحب اور ہم

مرزا صاحب نے شہادۃ القرآن میں لکھا ہے کہ:۔

"یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ظلمت عیسائیوں کی طرف سے ہوگی تو ایسا مامور من اللہ بلاشبہ انہی کی دعوت کے لئے اور انہی کے فیصلہ کیلئے آئیگا۔ پس اسی مناسبت سے اس کا نام عیسیٰ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ وہ عیسائیوں کے لئے ایسا ہی بھیجا گیا جیسا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام اُن کے لئے بھیجے گئے تھے" (طبع دوم صـ۳۲)

پس ظاہر ہے کہ مرزا صاحب مسیحیوں کے لئے آئے۔ لہٰذا ہم احمدیوں سے سوال کرتے ہیں۔ کہ بتاؤ تمہارا کیا حق ہے؟ کہ ہمیں اُس حق سے جو مرزا صاحب دے چکے ہیں محروم کردو۔ جب وہ ہمارے سامنے ویسے ہی بنکر آنے کا دعویٰ کر چکے ہیں۔ جیسے کہ حضرت عیسٰے تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم بغیر امتحان کئے ان کو تسلیم کرلیں؟ سنئے جناب ہمیں تو ہدایت مل چکی ہے کہ "خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئینگے اور کہینگے کہ میں مسیح ہوں۔ اور بہتوں کو گمراہ کرینگے۔ اور بہت سے جھوٹے نبی اُٹھینگے۔ جو بہتوں کو گمراہ کرینگے تب اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے۔ تو اُسے نہ ماننا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھینگے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھائینگے کہ اگر ہو سکتا تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلتے۔ دیکھو میں تمہیں پہلے ہی کہہ چکا ہوں" (انجیل متی باب ۲۴) اگر مرزا صاحب دعویٰ نہ کرتے تو ہم کو کیا پڑی تھی کہ ان کے دعویٰ مسیح موعود کی تحقیقات کرتے۔ اب بھی اگر ان کی کتب سے یہ دعاوی خارج کر دیئے جائیں۔ تو ہم ان کی نسبت اس قسم کا سوال کریں تو قصوروار ہونگے۔ مگر احمدیت کی بے بسی اور احمدیوں کی بے کسی پر حیرت بھی آتی ہے اور ترس بھی کہ دعویٰ تو یہ ہے کہ "میں عیسائیوں کیلئے آیا ہوں اسلئے عیسےٰ میرا نام رکھا گیا ہے" مگر احمدی ہیں کہ جہاں ہم نے مرزا صاحب کی نسبت ایک بھی سوال کر دیا تو یہ حال ہے کہ کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔ کوئی ان غریبوں سے پوچھے تو کہ جب تم مسیحیوں کے سامنے مرزا صاحب کو نہیں لاتے۔ اور ان کو چھپانے کے لئے سارا زور خرچ کر دیتے ہو تو مرزا صاحب مسیح موعود کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ وہ مسیح صرف اسی وجہ سے ہیں کہ وہ مسیحیوں کے لئے آئے۔ ورنہ دعویٰ باطل ہے۔ احمدیوں کی غیرت کا یہ حال ہے کہ وہ مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحائی کی شان کو بٹہ لگانا تو منظور کرتے ہیں۔ مگر آپ کو ہمارے سامنے نہیں لاتے۔

ہمیں خوب معلوم ہے کہ احمدیت کا قلعہ کس ریت کے ٹیلے پر ہے۔ نادان مسلمانوں سے وہ شوق سے ہر روز کہتے پھرتے ہیں کہ "مرزا صاحب یا انکے اتباع کے سامنے کوئی پادری نہیں آتا" مگر ہم سے واقفوں کی شکل دیکھکر احمدی صاحبان مرزا صاحب کا نام لینا بھول جاتے ہیں۔

مولوی ثناءاللہ صاحب نے ایکدفعہ کیا ہی سچی بات لکھی تھی کہ

"حیرت ہے کہ یہ (مرزائی) لوگ کس طرح آستینیں چڑھا چڑھا کر مخالفین اسلام سے بحثیں کرنے جاتے ہیں۔ وہاں اسلام کے دلائل سے فتح پاکر احمدیت کی فتح مشہور کر دیتے ہیں۔ مگر جب احمدیت پر حملہ ہوتا ہے تو ایسے خاموش ہو جاتے ہیں کہ کالمغشی علیہ من الموت" (اخبار اہلحدیث مئی ۱۹۲۱ء)

یہی حال مفتی صاحب کا سیالکوٹ میں ہوا جب تھوڑا ہی عرصہ پہلے آپ نے اسی شہر میں مسیحی دین پر حملے کئے تھے تو بہت فتحمندی محسوس کرتے تھے مگر جب قادیانی مسیحیت کا ذکر آیا تو چھکے چھوٹ گئے۔ اور ڈیڑھ درجن امریکہ کی بے حقیقت ڈگریوں کو لیکر ایسے گم ہوئے کہ ہم نے پھر ان کی شکل نہ دیکھی۔

مگر احمدیوں کا کیا حق ہے کہ وہ ہمیں مرزا صاحب کی نبوت پر بحث کرنے سے روکیں۔ ہم مرزا صاحب کی دعوت کو پاکر آپکے دعاوی کی پڑتال کرنے کے پورے طور پر مستحق ہیں۔ پس ہمیں جو کچھ آپ کی نسبت معلوم ہوا اسے عوام الناس کی آگاہی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں مرزا صاحب کے حق میں ہم اپنی طرف سے ایک بھی بات نہ کہیں گے۔ بلکہ آپ ہی کی کتابوں سے لفظ بلفظ نقل کرکے حجت کا کہ قائم کرینگے تاکہ کسی احمدی کو شکوہ کی جا نہ رہے۔ پس اب غور سے سنئے کہ مرزا صاحب اپنی زبانی کیا ہیں۔

(۱) مرزا کرشن | "میں مسلمانوں کیلئے مسیح موعود ہوں اور ہندوؤں کیلئے کرشن ہوں" (لیکچر سیالکوٹ ص۳۴)

(۲) مرزا حسین سے بڑھ کر | "اے قوم شیعہ ..... آج تم میں ایک ہے (یعنی مرزا) کہ اس حسین سے بڑھکر ہے" (دافع البلاء ص۱۳)

(۳) مرزا کی گریبان میں سو حسین | "کربلائیست سیر ہر آنم ٭ صد حسین است در گریبانم" (درثمین ص۲۸۷)

(۴) مرزا محمد | "منم مسیح زمان و منم کلیم خدا۔ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد" (درثمین)

(۵) مرزا مسیح | "مسیح موعود میں ہوں" (ازالہ اوہام طبع اول ص۲۶۵)

(۶) مرزا نبی | "میں نبی ہوں۔ میرا انکار کرنیوالا مستوجب سزا ہے" (توضیح المرام ص۱۸)

(۷) مرزا خدا کی بلاد | "انت منی بمنزلۃ اولادی" اے مرزا تو مجھسے ایسا ہے جیسے اولاد (دافع البلاء ص۶)

(۸) مرزا خدا کا بیٹا | "انت منی بمنزلۃ ولدی" اے مرزا تو ہمارے بیٹے کی جا بجا ہے (حقیقۃ الوحی ص۸۶)

(۹) مرزا ابن اللہ | "مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے جسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں" (ازالہ اوہام ص۳۰)

(۱۰) مرزا خدا کا اوتار | "انت منی بمنزلۃ بروزی" (اے مرزا تو ہمارا بروز یعنی ظہور ہے) تجلیات الٰہیہ ص۳

(۱۱) مرزا خدا سے | "انت منی وانا منک" (اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوا) حقیقۃ الوحی ص۷۴

(۱۲) مرزا خدا کے پانی سے | "انت من ماءنا" (اے مرزا تو ہمارے پانی سے ہے) مجموعہ وقت ص۳ انجام آتھم ص۵۵

(۱۳) مرزا خدا کی توحید وتفرید | "اخترتک لنفسی الارض والسماء معک کما ہو معی وسرک سری انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی" (اربعین ۲ ص۳ خدا فرماتا ہے) اے مرزا میں نے تجھے نفس کے لیے پیدا کیا۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے میرے ساتھ تو میرے پاس بمنزلہ میری توحید وتفرید کے ہے" البشریٰ حصہ اول ص۵۶

(۱۴) مرزا خدا کا خلیفہ | "اے مرزا تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں سو میں نے آدم کو (مرزا کو) پیدا کیا وہ دین کو تازہ کریگا" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۷)

(۱۵) مرزا خدا | "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں"

(۱۶) مرزا خالق دو عالم | "اسی حال میں میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم کوئی نیا نظام دنیا کا بنا دیں یعنی نیا آسمان اور نئی زمین بنائیں پس میں نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی شکل میں بنائے جن میں کوئی تفریق اور ترتیب نہ تھی پھر میں نے ان میں جدائی کردی۔ اور جو ترتیب درست تھی اسکے موافق انکو مرتب کردیا اور میں سوچتا ہوں نے اپکو ایسا پایا تا کہ گویا میں ایسا کرنے پر قادر ہوں پھر میں نے دنیا آسمان بنایا اور میں نے کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی سے بناتے ہیں" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴-۵۶۵)

(۱۷) مرزا کے گاؤں میں خدا | "خدا قادیان میں نازل ہوگا" (البشریٰ حصہ اول ص۵۶)

(۱۸) مرزا کی طرف خدا آیا | "یحمدک اللہ من عرشہ ویمشی الیک" اے مرزا خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف آتا ہے (انجام آتھم ص۵۵)

(۱۹) مرزا کی خاطر | "اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا" (حقیقۃ الوحی ص۹۹)

(۲۰) مرزا سب سے اعلیٰ | "دنیا میں کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا ہے" (حقیقۃ الوحی ص۸۹)

(۲۱) مرزا مسیح سے بڑھکر | "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے" (دافع البلا)

(۲۲) مرزا شفیع | "سچا شفیع میں ہوں" (ریویو جلد ا نمبر ۶ ص۲) "جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے میری روح اسکی شفاعت کریگی"۔ (ریویو جلد ا نمبر ۶ ص۲۳۶)

(۲۳) مرزا کی تثلیث | "ہم دونوں کے روحانی قویٰ میں ایک خاص طور پر خاصیت رکھی گئی ہے جسکے سلسلہ ایک نیچے کو اور ایک اوپر کو جاتے ہیں۔ اور ان دونوں محبتوں کے کمال سے جو خالق ومخلوق میں پیدا ہوکر نر مادہ کا حکم رکھتی ہے اور محبت الٰہی کی چمکنے والی آگ سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے جسکا نام روح القدس ہے اسکا نام پاک تثلیث ہے اسلیے یہ کہہ سکتے ہیں کہ

وہ ان دونوں کے لئے بطور ابن اللہ کے ہے۔" (توضیح المرام صفحہ ۲۱ و تشحیذ جنوری ۱۹۱۵ء یعنی خدا کی محبت نر مرزا کی محبت مادہ اور ان کا بچہ روح القدس۔ خاکن)

(۲۴) مرزا الوہیت محمد کے قائل "اسجگہ خدا تعالیٰ کے آنے سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ہے۔ درحقیقت آنجناب کا دنیا میں تشریف لانا خدا تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہے۔ ؎ شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم۔ آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم" (توضیح مرام صفحہ ۲۸ و حاشیہ)

(۲۵) مرزا کا قرآن "قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔" ازالہ اوہام صفحہ ۷۲۵-۷۲۱)

(۲۶) مرزا کا منکر دوزخی "میں نبی ہوں میرا انکار کرنیوالا مستوجب سزا ہے۔" (توضیح مرام صفحہ ۱۸) خدا فرماتا ہے اے مرزا "تیری پیروی نہ کرنیوالا جہنمی ہے" (معیار الاخیار)

(۲۷) مرزا کی لعنت "لعنۃ اللہ علی من تخلف منی وابیٰ" ہر اس شخص پر لعنت ہے جو مجھکو نہ مانے یا میرا خلاف کرے"۔ (اعلان الحق صفحہ ۳)

(۲۸) مرزا کو حیض اور حمل خدا فرماتا ہے کہ اے مرزا "بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔ مگر وہ حیض نہیں بچہ ہو گیا ہے جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۳)

(۲۹) مرزا کیلئے قرآنی بشارت "آیۃ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں" (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۷۳)

(۳۰) مسیح کے معجزات مسمریزم تھے "یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے اسکے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا" (ازالہ صفحہ ۳۰۳ و ۳۲۲ انجام صفحہ ۷)

پس سب سے آخر میں ہم ہر ایک مسیحی سے بتاکید گذارش کرتے ہیں کہ اگر احمدی اصحاب خداوند یسوع مسیح اور مقدسہ مریم کی شان میں دشنام دہی اور گستاخی سے کام لیتے ہیں۔ تو پرواہ نہ کریں کیونکہ یہ ان کی عادت ہے۔ ہاں اگر وہ تم میں سے کسی کو احمدیت کی شان دکھلانے یا بحث کرنے کے لئے تیار ہوں تو سوائے مرزا صاحب کی نبوت کے ہرگز ہرگز کسی دوسرے مبحث پر بحث و کلام نہ کریں۔ احمدی جماعت محض ایک لڑاکی اور بزرگان مذاہب غیر اسلام کی شان میں گندہ بیانی کرنے والی سوسائٹی ہے۔ اور اس کی حالت یہاں تک قابل نفرت ہے۔ کہ خود مرزا صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے شہادۃ القرآن میں صاف لکھدیا ہے کہ:۔

"مولوی نورالدین صاحب نے بار بار مجھ سے شکایت کی ہے۔ کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاکدلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے

مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں۔ اور میں انہیں سفلہ اور خود غرض اسقدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں۔ اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں۔ اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ اگرچہ نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں ہیں۔ بلکہ دو سو (۲۰۰) سے زیادہ ہیں۔ ...... میں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا یہ کیا حال ہے۔ کونسی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے۔ الخ" صفحہ ۹۶

جب احمدیت پر گفتگو کرنے کا نام ہی لیا جائیگا تو احمدی فرار اختیار کر جائینگے۔ چونکہ مسلمان انکو مسلمان تسلیم نہیں کرتے۔ اسلئے ان کا ہرگز یہ حق نہیں ہے کہ وہ آنحضرت اور مسیح۔ قرآن و انجیل یا توحید و تثلیث پر ہم سے بحث کریں۔ سوچنے کا مقام ہے کہ اگر مرزا صاحب کو ہم مان لیں۔ تو ضرور ہے کہ مرزا صاحب کی تعلیم کو بھی تسلیم کر لیں۔ مگر یہاں تو مرزا صاحب ہی کی شخصیت و حقیقت ایک راز سربستہ ہے۔ لہٰذا اس کا فیصلہ سب سے پہلے ہونا چاہئے۔

خبردار کوئی مسیحی احمدیوں سے مسائل عامہ اسلام پر ہرگز بحث نہ کرے۔ انشاء اللہ ہم بہت جلد حقیقت مرزا کی مکمل تصویر تیار کر کے مسیحی منادوں اور کارندوں کے ہاتھ میں پہنچا دینگے۔ تاکہ مسلمان کہلا کر مسلمانوں کے انبیاء کو گالیاں دینے والی قادیانی جماعت کی اندرونی تصویر صاف صاف نظر آ جائے اور ناواقف لوگ ان کے دام تزویر سے محفوظ و مصئون رہیں +

ہمارا فخر

"خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا تاکہ زور آوروں کو شرمندہ کرے۔ اور دنیا کے کمینوں و حقیروں کو اور ان کو جو شمار میں نہیں آتے خدا نے چن لیا تاکہ انہیں جو شمار میں ہیں۔ ناچیز کر ڈالے۔ کہ کوئی بشر اس کے آگے گھمنڈ نہ کر سکے۔ لیکن تم یسوع مسیح میں ہو کے اُسکے ہو کہ وہ ہمارے لئے خدا کی طرف سے حکمت اور راستبازی اور پاکیزگی اور خلاصی ہے۔ تاکہ جیسا کہ لکھا ہے کہ جو فخر کرے سو خداوند پر کرے" +

(۱۔کرنتیوں باب ۱ آیت ۲۷ تا ۳۱)

خان